ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

مئی 2024ء

اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو (سورۃ آلِ عمران 104:3)

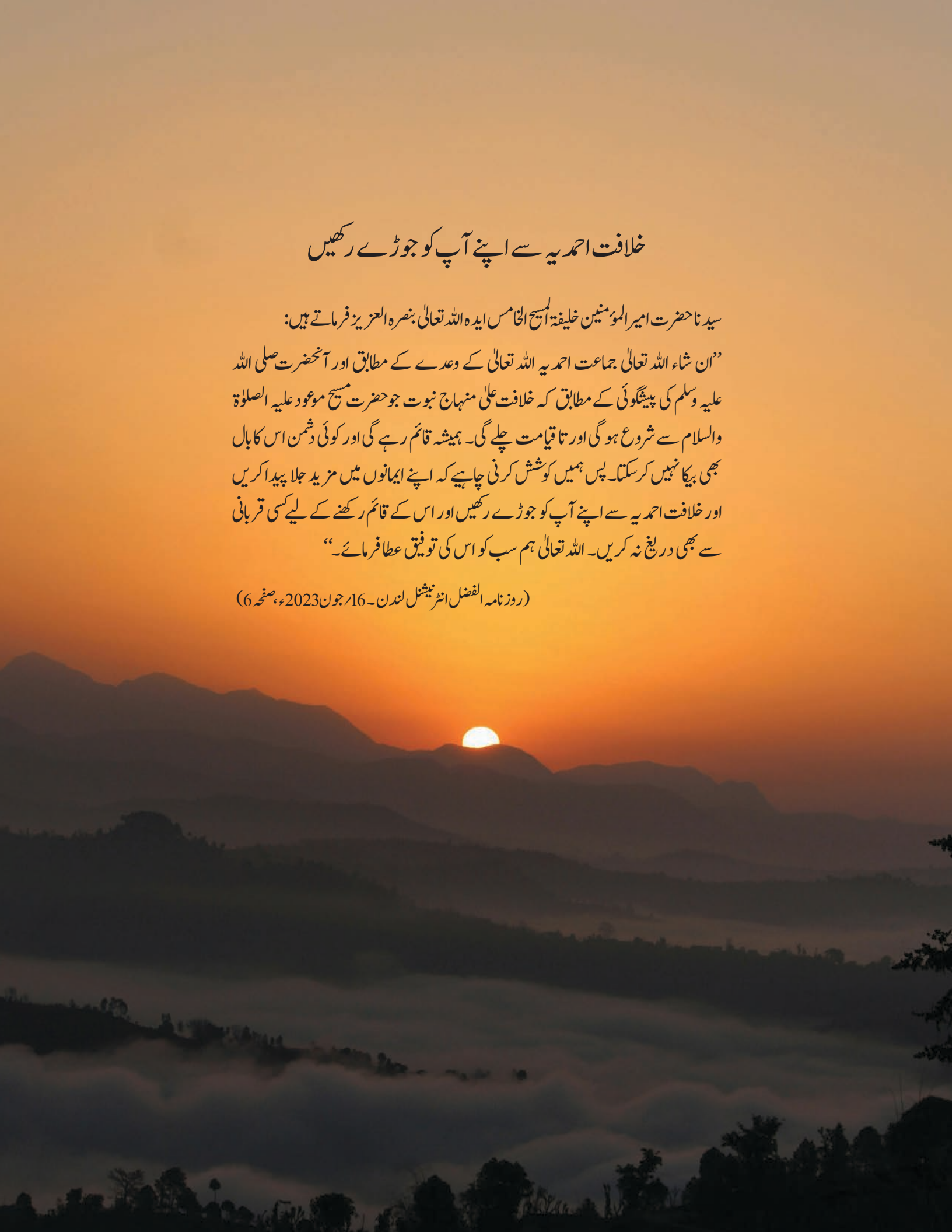

خلافت احمدیہ سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہو گی اور تا قیامت چلے گی۔ ہمیشہ قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے ایمانوں میں مزید جلا پیدا کریں اور خلافت احمدیہ سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں اور اس کے قائم رکھنے کے لیے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 16/جون2023ء، صفحہ 6)

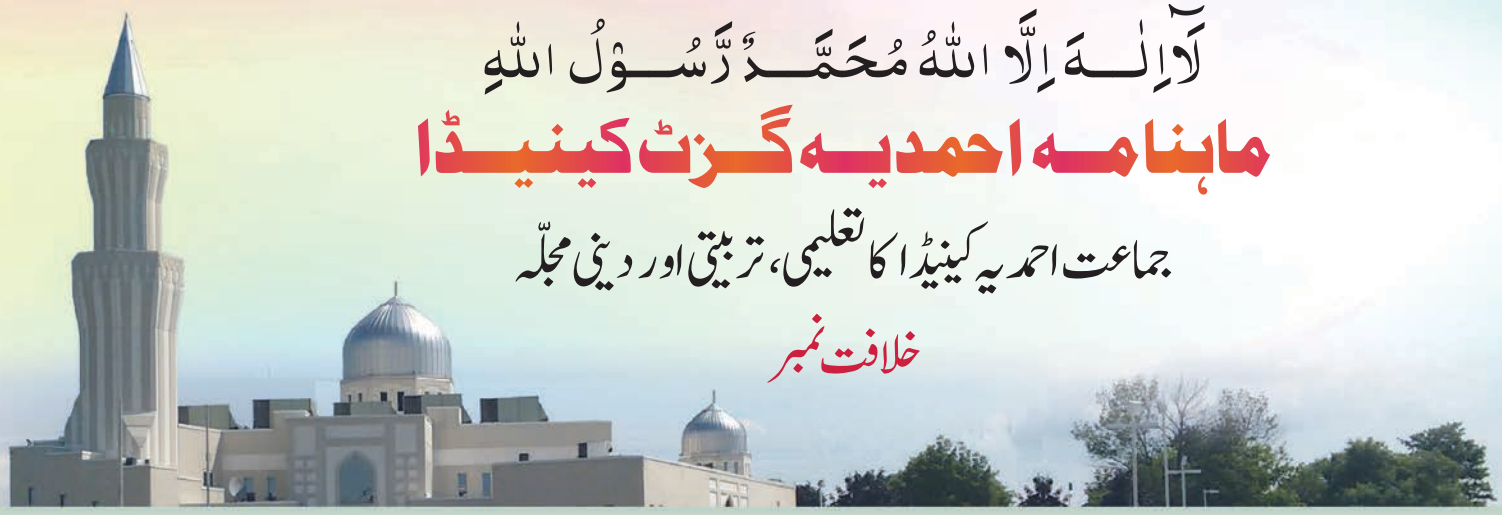

لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّـــدٌ رَّسُـــوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

خلافت نمبر

مئی 2024ء : شوال، ذوالقعدہ 1445 ہجری قمری : ہجرت 1403 ہجری شمسی : جلد 53 : شمارہ 5

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے اہم نکات	4
★ اسلام میں خلافت راشدہ کے مجموعی سات امتیازات ہیں از حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	9
★ خلافت اور جماعت کے باہمی پیار کا تعلق از مکرم پروفیسر عبد السمیع خان صاحب	10
★ تلاوت قرآن کریم کے فضائل از محترمہ امۃ العلیم انور صاحبہ	18
★ سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ از مکرم ابی نوم صاحب	22
★ انٹرنیشنل کونسل آف آرٹس کینیڈا کے زیر اہتمام ایک مشاعرہ از مکرم ظفر زکریا خان صاحب	27
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	32
★ تصاویر : بشیر ناصر، اسد سعید اور بعض دیگر احباب	

نگران

ملک لال خان

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ

فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ

اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور بلال احمد گھمن

تزئین و زیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

قرآنِ مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ (سورۃ النور 56:24)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیث النبیؐ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ“ ثُمَّ سَكَتَ (مِشْكَاةُ الْمَصَابِيْح- بَابُ الْإِنْذَارِ وَالتَّحْذِيْرِ، اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آنحضرت ﷺ خاموش ہوگئے۔

مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں
اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے
جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قُدرتیں دِکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دِکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دِکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305-306)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماہِ صیام میں ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ کے اہم نکات

خطبہ جمعہ فرمودہ 15/مارچ 2024ء کے اہم نکات

رمضان میں تو قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے، سننے سنانے، عبادات اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ ہونی چاہیے
تقویٰ دنیاوی آلائشوں سے پاک کرتا ہے اس لیے تقویٰ کا حصول ہر مومن کا اوّلین فرض ہونا چاہیے
جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت 186 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

- رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ یہ بہت عظیم اور برکتوں والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تو عام دنوں میں بھی اپنے بندوں کو اس طرح نوازتا ہے کہ جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس مہینے میں خاص طور پر شیطان کو جکڑ کر اس کے پنجے سے نکلنے کے سامان کرتا ہے۔
- رمضان کے مہینے میں مساجد میں درس کا انتظام ہوتا ہے اسی طرح ایم ٹی اے پر بھی انتظام ہے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے اس کی طرف آنے کی ایسی خوشی ہوتی ہے جیسے ایک ماں کو اپنے گمشدہ بچے کو پا کر خوشی ہوتی ہے، بلکہ اس سے بڑھ کر۔
- امیر لوگوں کو چاہئے کہ اپنے اردگرد موجود غرباء کا رمضان میں بالخصوص خیال رکھیں۔ افطاریوں میں صرف امراء ہی جمع نہ ہوں بلکہ غریبوں کی افطاری کا بھی انتظام کریں۔
- رمضان میں تو قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے، سننے سنانے، عبادات اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔
- روزہ گناہوں سے بچنے کے لیے ڈھال ہے لیکن ڈھال کا استعمال بھی آنا چاہئے ورنہ شیطان تو ہر وقت انسان کو بہکانے کے لیے کوشاں ہے۔ ذکرِ الٰہی کا حصار ہمیں شیطان کے حملوں سے بچائے گا۔
- انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا اس سے منشاء یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔
- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی الہامی دعا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بہت اہم دعا ہے۔
- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصرعہ ہے کہ ”ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے“ اس پر اللہ تعالیٰ نے الہاماً اگلا مصرعہ فرمایا کہ ”اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے“ پس تقویٰ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف لے کر جاتا ہے۔ تقویٰ کا حصول ہر مومن کا اوّلین فرض ہونا چاہئے۔
- نماز روزہ اور دوسری عبادات تب تک ناقص رہتی ہیں جب تک متقی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اوّل یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ دوسری بات یہ کہ نوع انسان کا حق ادا کرو۔
- تقویٰ ایک تریاق ہے جو اسے استعمال کرتا ہے تمام زہروں سے نجات پاتا ہے

مگر تقویٰ کامل ہونا چاہئے۔

- جو مریض اور مسافر ہیں وہ خود پر بلاوجہ بوجھ نہ ڈالیں اور صحت یاب ہونے یا سفر ختم ہونے کے بعد روزے مکمل کر لیں۔
- دودھ پلانے والی مائیں ہیں یا مستقل بیمار ہیں۔ ان کو حسبِ توفیق فدیہ کا ارشاد فرما دیا، فدیہ سے غریبوں کی مدد ہوتی ہے۔ گویا یہاں بھی حقوق العباد کو عبادت کا درجہ دے دیا۔
- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ فدیہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزے کی توفیق اسے عطا ہو۔ نجات خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھتا ہے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آتا ہے۔ تقویٰ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے تقویٰ کے معیار اونچے کرنے کی توفیق دے اور اس رمضان میں ہم اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتیں پانے والے ہوں۔ جماعتی ترقیات کے لیے اور مشکلات کے دور ہونے کے لیے اور اسیران کی رہائی کے لیے بھی دعا کریں۔ مسلمان دنیا کے لیے بھی دعا کریں۔ جنگوں کے بد اثرات سے بچنے کے لیے بھی دعا کریں۔ آمین!

خطبہ جمعہ فرمودہ 22/مارچ 2024ء کے اہم نکات

خوش قسمت ہیں وہ جو قرآن کریم کو اپنا لائحہ عمل بنا کر اس پر عمل کریں اور اپنی دنیا و آخرت سنوار لیں، سچائی کو پکڑ لیں اور سچائی پر قائم ہو جائیں
ہمیں آپؑ کی کتب اور تفاسیر پڑھنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ اس عظیم کلام اور ہدایت کو سمجھ کر ہم اس پر عمل کر سکیں
رمضان میں خاص طور پر ہر ایک کو کم از کم ایک سپارہ روزانہ تلاوت کرنی چاہیے تا کہ قرآن کریم کا ایک دَور مکمل ہو جائے

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت 186 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

- اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم ہدایت قرآن کریم میں تمام اُمور کا احاطہ کر کے رمضان کے مہینے کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔
- رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے کامل شریعت ہم پر اتاری اور اس کتاب میں ہمیں روزوں کی فرضیت اور عبادتوں کے طریقے بھی سکھائے۔
- کل یوم مسیح موعودؑ ہے جس میں ہم بڑی باقاعدگی سے جلسے وغیرہ بھی کرتے ہیں لیکن صرف اس حد تک ایمان کی ترقی کافی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو قرآن کریم کے حوالے سے خزانہ عطا فرمایا ہے اُس کو پڑھنا، اُس پر عمل کرنا اور اُسے اپنی زندگی کا حصہ بنانا بھی انتہائی اہم ہے جس کے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔
- رمضان میں روزے رکھنے، فرض نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے یا کچھ نوافل پڑھ لینے سے رمضان کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ قرآن کریم کو پڑھنے اور اس کے احکامات تلاش کر کے اس پر عمل کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔
- رمضان میں خاص طور پر ہر ایک کو کم از کم ایک سپارہ روزانہ تلاوت کرنی چاہیے تا کہ قرآن کریم کا ایک دَور مکمل ہو جائے۔
- حضرت جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان میں نازل شدہ قرآن کریم کا ایک دَور مکمل کروایا کرتے تھے اور آخری سال میں قرآن کریم کا دو مرتبہ دَور مکمل کیا۔ پس قرآن کریم کی تلاوت کی اہمیت کو ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔
- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لیے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔
- پھر فرماتے ہیں کہ مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے۔ اس لیے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن

کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔

- ہماری جماعت کو چاہیے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔
- اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نُور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔
- صحابہؓ نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے اُن سے کیے تھے پورے ہو گئے۔
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس چشمے کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔
- یہاں بیٹھ کر خطبہ سننے تک اثر نہیں ہے بلکہ بعد میں بھی اس پر عمل ہو اور عمل یہی ہے کہ قرآن کریم کو پڑھیں۔ رمضان میں اس کی عادت ڈالیں۔ پھر مستقل زندگی کا حصہ بنائیں اور پھر اس کی تعلیم پر ہم عمل کرنے والے ہوں۔
- اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جب یہ ہو گا تبھی ہم کہہ سکیں گے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کی۔
- حضور انور نے فلسطینیوں کے لیے، پاکستان اور یمن کے اسیران راہ مولیٰ کے لیے اور پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔
- حضور انور نے مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب آف امریکہ، مکرم حسن عابدین آغا صاحب آف کینیڈا، مکرم عثمان حسین محمد خیر صاحب آف سعودی عرب، مکرم محمد زہرابی صاحب آف الجزائر، مکرم سعید احمد وڑائچ صاحب آف ربوہ اور مکرم شہباز گوندل صاحب آف ہالینڈ کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد ان سب کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی کیا۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 29/مارچ 2024ء کے اہم نکات

دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا بہت بڑا ثبوت ہے
دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تمہارے نزدیک ہے
دعا ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت 187 کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت کریمہ کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا:

- رمضان میں اللہ تعالیٰ کی ایک خاص پیار کی نظر اپنے بندوں پر ہوتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ سب باتیں دل کی گہرائی سے ہوں۔
- ہم بعض دفعہ جلد بازی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے دعا مانگی مگر دعا قبول نہ ہوئی۔ لیکن اپنی حالت کو نہیں دیکھتے کہ کتنا صدقِ دل ہے۔
- اس آیت میں فرمایا کہ میرے بندوں کو جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا عبد بننا چاہتے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے ہوں گے۔
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابی کی اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔
- فرمایا: مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعے سے ایسی تبدیلی ہو گی کہ خاتمہ بالخیر ہو جائے گا۔
- فرمایا: اللہ جل شانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لیے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا اور یہی ایک مومن کی نشانی ہے۔
- دعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقّت ہو، اضطراب ہو، گدازش

ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔

- فرمایا: جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدمِ حضوری اور بے صبری ہو وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الٰہی پر پانی کی طرح بہتی ہے۔ دعا ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔
- دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ اس کے واسطے اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے دل کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ اخلاص اور مجاہدہ کی حالت ہم میں پیدا ہو گئی ہے۔
- دعا کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ وہ ایک موت ہی ہے۔ جب اس موت کو انسان قبول کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مجرمانہ زندگی سے جو موت کا موجب ہے بچا لیتا ہے اور اس کو ایک پاک زندگی عطا کرتا ہے۔
- پس چاہیے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری اور ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجے کو پہنچتی ہے۔
- فرمایا: یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اوّل اور اہم بات یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔
- جب یہ دعا قبول ہو جائے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجاتِ ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں اور وہ خود بخود پوری ہو جاتی ہیں۔
- دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجے کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔
- جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہیے کہ دعا کرے۔
- آپؑ فرماتے ہیں: دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہیے اور جلد ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ جو لوگ تھک جاتے ہیں اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔
- حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں ان دنوں میں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ یہی ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کا ذریعہ ہے۔
- رمضان کے آخری عشرہ میں خاص طور پر ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اپنا لائحہ عمل بناتے ہوئے ایمان میں مضبوط ہوتے ہوئے راتوں کو اٹھ کر اس کے حضور میں جھک کر اس کے قرب کو پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- حضور انور ایدہ اللہ نے جماعتی ترقیات، یمن کے اسیران راہ مولیٰ اور فلسطین کے مظلوموں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اپریل 2024ء کے اہم نکات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعائیں سنتا ہوں تو مضطر سے مُراد صرف بے قرار ہی نہیں بلکہ ایسا شخص ہے جس کے تمام راستے کٹ گئے ہوں
یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو ہمیں ان حالات سے نکالے جو پاکستان میں یا بعض دوسرے ملکوں میں ہیں
دعا کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں جس کے بغیر ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ تک پہنچتی نہیں

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت 187 کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مذکورہ آیت کریمہ کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا:

- جب ہم دعا کے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ سوائے تیرے ہمارا کوئی نہیں اور ہم تجھ ہی پر انحصار اور بھروسہ کرتے ہیں۔
- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شناخت کی یہ خاص نشانی بیان فرمائی ہے کہ میں مضطر کی دعا سنتا ہوں۔ پس اپنی دعاؤں میں حالت اضطرار پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔
- پس قرآنی، مسنون اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سکھائی ہوئی

دعائیں ہیں ان کی طرف ہمیں بہت توجہ کرنی چاہیے۔

- اگر ہم نے ان حالات سے باہر نکلنا ہے جو ہمارے لیے پیدا کیے گئے یا کیے جا رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آنے کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔
- بہرحال ہمیں اپنی حالتوں کو مضطر کی حالت بنانے کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ اپنی زبانوں کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی سے تَر رکھنا چاہیے۔ اپنے سجدوں میں، اپنی دعاؤں میں اضطرار کی حالت پیدا کرنی چاہیے۔
- حضور انور نے بعض قرآنی، مسنون اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کو دہرایا اور فرمایا کہ ان کو اضطرار کے ساتھ پڑھنا چاہیے اور اپنی زبان میں بھی دعائیں کرتے رہنا چاہیے۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی ہے۔ پس ہمیں زندوں میں شمار ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- سورت فاتحہ کو نماز کے علاوہ بھی اسے دہراتے رہنا چاہیے۔ اس کو توجہ اور اخلاص سے پڑھنا، دل کو صاف کرتا ہے۔ اس کو پڑھنے اور وِرد کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے۔
- پھر قرآن کریم کی ایک دعا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (سورۃ البقرۃ 202:2) اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حَسَنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حَسَنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ہماری جماعت کو یہ دعا بہت مانگنی چاہیے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے بنیں۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی بعض دعائیں ہیں کم از کم ان کا ترجمہ یاد کر کے یا اس کا مفہوم سمجھ کر اس طرح ہمیں بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔
- ان میں سے ایک دعا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ فِتْنَۃِ الْمَمَاتِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الاذان) ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں مسیحِ دجّال کے فتنے سے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں زندگی کے فتنے سے اور موت کے فتنے سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور مالی بوجھ سے۔
- پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح الدجال کے فتنے سے بھی خاص طور پر پناہ مانگی جو اس زمانے میں اپنے عروج پر ہے۔
- حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں بیان کیں۔ ایک یہ ہے کہ ”اے خدا تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضورِ نماز حاصل نہیں، تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضورِ نماز میسر آوے۔“
- حضورِ انور نے فرمایا کہ دعا کی قبولیت کے لیے زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں۔ درود کے بغیر ہماری دعائیں ہوا میں معلق ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچتی نہیں۔
- بعد ازاں حضور انور نے ایران کے لیے نے عالمی جنگ سے دنیا کے محفوظ رہنے اور انسانیت کو بچانے کے لیے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

(بشکریہ: مکرم مولانا خلیل احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ ریجائنا)

”ہمیشہ بچوں کے نیک صالح اور دیندار ہونے کی دعائیں کرتے رہنا چاہئے کیونکہ والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں پوری ہوتی ہیں“۔ (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، خطبہ جمعہ 4/ جولائی 2003ء)

از افاضاتِ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسلام میں خلافتِ راشدہ کے مجموعی امتیازات سات ہیں

1952ء میں الفرقان کے خلافت نمبر کی اشاعت کے وقت مَیں نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار کیا تھا کہ:

’’اسلامی خلافتِ راشدہ کی وہ کون سی علامتیں ہیں جس سے وہ ممتاز ہوتی ہے اور اس میں اور باقی تمام اقسامِ اقتدار، ملوکیت وغیرہ میں کھلے طَور پر فرق کیا جاسکتا ہے؟‘‘

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس وقت اِس سوال کا جو جواب رقم فرمایا تھا اسے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر الفرقان، ربوہ)

اوّل۔ انتخاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (سورۃ النساء 59:4) یہاں امانت کا لفظ ہے لیکن ذکر چونکہ حکومت کا ہے اس لئے امانت سے مراد امانتِ حکومت ہے۔ آگے طریقِ انتخاب مسلمانوں پر چھوڑ دیا۔ چونکہ خلافت اُس وقت سیاسی تھی مگر اس کے ساتھ مذہبی بھی، اسلئے دین کے قائم ہونے تک اُس وقت کے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ انتخاب صحابہ کریں کہ وہ دین اور دیندار کو بہتر سمجھتے تھے ورنہ ہر زمانہ کے لئے طریق انتخاب الگ ہوسکتا ہے۔ اگر خلافت صحابہ کے بعد چلتی تو اس پر بھی غور ہوجاتا کہ صحابہ کے بعد انتخاب کس طرح ہوا کرے۔ بہرحال خلافت انتخابی ہے اور انتخاب کے طریق کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر چھوڑ دیا ہے۔

دوم۔ شریعت

خلیفہ پر اُوپر سے شریعت کا دباؤ ہے وہ مشورہ کو ردّ کرسکتا ہے مگر شریعت کو ردّ نہیں کرسکتا۔ گویا وہ کانسٹی ٹیوشنل ہیڈ ہے، آزاد نہیں۔

سوم۔ شوریٰ

اُوپر کے دباؤ کے علاوہ نیچے کا دباؤ بھی اس پر ہے یعنی اسے تمام اہم امور میں مشورہ لینا اور جہاں تک ہوسکے اس کے ماتحت چلنا ضروری ہے۔

چہارم۔ اندرونی دباؤ یعنی اخلاقی

علاوہ شریعت اور شوریٰ کے اس پر نگران اس کا وجود بھی ہے کیونکہ وہ مذہبی رہنما بھی ہے اور نمازوں کا امام بھی۔ اس وجہ سے اس کا دماغی اور شعوری دباؤ اور نگرانی بھی اسے راہِ راست پر چلانے والا ہے جو خالص سیاسی، منتخب یا غیر منتخب حاکم، پر نہیں ہوتا۔

پنجم۔ مساوات

خلیفہ اسلامی انسانی حقوق میں مساوی ہے جو دُنیا میں اَور کسی حاکم کو حاصل نہیں۔ وہ اپنے حقوق عدالت کے ذریعہ سے لے سکتا ہے اور اس سے بھی حقوق عدالت کے ذریعہ سے لئے جاسکتے ہیں۔

ششم۔ عصمتِ صغریٰ

عصمتِ صغریٰ اسے حاصل ہے یعنی اسے مذہبی مشین کا پُرزہ قرار دیا گیا ہے اور وعدہ کیا گیا ہے کہ ایسی غلطیوں سے اُسے بچایا جائے گا جو تباہ کُن ہوں اور خاص خطرات میں اس کی پالیسی کی اللہ تعالیٰ تائید کرے گا اور اسے دشمنوں پر فتح دے گا۔ گویا وہ مؤیّدمن اللہ ہے اور دوسرا کسی قِسم کا حاکم اِس میں اس کا شریک نہیں۔

ہفتم۔ وہ سیاسیات سے بالا ہوتا ہے اس لئے اس کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہوسکتا

وہ ایک باپ کی حیثیت رکھتا ہے اس کے لئے کسی پارٹی میں شامل ہونا یا اس کی طرف مائل ہونا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (سورۃ النساء 59:4) یعنی جب ایسے شخص کا انتخاب ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ کامل انصاف سے فیصلہ کرے۔ کسی ایک طرف خواہ شخصی ہو یا قومی ہو نہ جُھکے۔

(بشکریہ ماہنامہ الفرقان ربوہ۔ مئی 1967ء، صفحہ 6-7)

خلافت اور جماعت کے باہمی پیار کا تعلق

مکرم پروفیسر عبد السمیع خان صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ (سورۃ التوبہ 128:9)

صدر مجلس اور عالمگیر احباب جماعت؛ میری تقریر کا عنوان ہے خلافت اور جماعت کا باہمی پیار کا تعلق۔

معزز سامعین!

خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے درمیان محبت اور پیار کا وہی تعلق ہے جو الٰہی جماعتوں میں ہوتا ہے اور جس کا کامل نمونہ ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ میں نظر آتا ہے۔ رسول کریم ﷺ ہمیشہ صحابہؓ کی دینی اور دنیاوی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں روحانی لحاظ سے آسمان کے ستارے بنا دیا اور دنیاوی لحاظ سے انہیں دنیا کی حکومتیں عطا کر دیں۔ دوسری طرف صحابہؓ اپنی جان، مال، وقت، عزت، اولاد اور جذبات رسول اللہ ﷺ پر قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ حضرت زید بن دثنہؓ کا قول اس پر گواہ ہے جن کو کافروں نے قید کر لیا اور شہید کرنے سے پہلے کہا کہ تمہیں یہ خیال نہیں آتا کہ تم گھر میں ہوتے اور تمہاری جگہ محمدؐ یہاں پر ہوتے، اس صحابی نے غیرت سے جواب دیا کہ میں تو یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ میں گھر میں آرام سے بیٹھا ہوں اور مدینہ کی گلیوں میں چلتے ہوئے، میرے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں کانٹا بھی چبھ جائے۔

(سیرۃ ابن ہشام باب غزوۃ الرجیع)

یہ نظارے آج دنیا کو صرف جماعت احمدیہ میں نظر آتے ہیں۔ خلافت اور جماعت کا تعلق ایک ایسا روحانی نظام ہے جس کی نظیر کسی اور انسانی تعلق میں نظر نہیں آتی اور اس کے گواہ آپ سارے لوگ ہیں جو یہاں مجھے سن رہے ہیں یا دنیا بھر میں دیکھ رہے ہیں میرا یہ دعویٰ بلا دلیل نہیں۔ ہر دوستی اور تعلق مشکل اور مصیبت میں آزمایا جاتا ہے۔ آج ہم اسی حوالے سے اس دعویٰ کو پرکھیں گے۔

شہداء کے ورثاء کے ساتھ کمال درجہ کی ہمدردی وشفقت

28 / مئی 2010ء کو لاہور میں جماعت احمدیہ کی 2 مساجد پر حملہ کر کے 86 احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔ ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شہیدوں کے لواحقین کے زخموں پر مرہم رکھنے کے لئے ایک عظیم الشان فیصلہ فرمایا۔ آپ نے تمام شہداء کے گھروں میں ٹیلی فون کر کے تعزیت کی اور تسلی دی۔ شہداء کی بیویاں اور اولاد کہتی ہیں کہ اس پیاری آواز نے ہمارے سارے دکھ دور کر دیئے اور سینے سکون سے بھر گئے۔ حضور کے اس فون کی خبر ربوہ میں ایک چھوٹی احمدی بچی کو ملی تو اس نے اپنے والد سے کہا کہ اگر آپ بھی شہید ہو جاتے تو ہمارے گھر بھی حضور کا فون آتا۔ اس والد نے کسی دوست سے ذکر کر دیا اور یہ بات چلتے چلتے حضور اقدس تک پہنچ گئی حضور نے اس احمدی بچی کا پتہ کروا کے اسے فون کیا۔ اور اسے فرمایا کہ تمہیں اپنے والد کو شہید کرانے کی ضرورت نہیں میں اس کے بغیر بھی تمہاری خواہش پوری کر دیتا ہوں۔

حضرات! باپ اور بیٹی کا تعلق نہایت جذباتی ہوتا ہے۔ مگر احمدی بیٹیاں اپنے امام کی ایک آواز سننے کے لیے باپوں کو قربان کر سکتی ہیں۔

احباب جماعت کے لئے دلی تڑپ

دوسری طرف امام کہتا ہے کہ جب تک پاکستان میں تمام مقامات سے جمعہ کی نماز بخیریت گزر جانے کی اطلاع نہ ملے، مجھے فکر رہتی ہے۔ حضور جمعہ کے دن خاص طور پر دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں۔ اور بار بار ساری دنیا میں مظلوم احمدیوں کے لئے دعا کی تحریک بھی کرتے رہتے ہیں۔ (خلافت از ادارہ الفضل آن لائن، صفحہ 51)

مظلوموں کی آباد کاری

پھر خلافت احمدیہ نے ان مظلوموں کی آباد کاری کا بیڑا اٹھایا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر بہترین زندگی گزار رہے ہیں یہ حالات دیکھ کر ایک بڑے سرکاری افسر نے ہمارے امیر ضلع راولپنڈی سے کہا کہ اے کاش ہمارا بھی کوئی اس طرح کا رہنما ہوتا جو ہمارے دکھوں کو سمیٹ لیتا۔ جب شہادتوں کا یہی واقعہ برکینا فاسو میں دہرایا گیا تو وہاں بھی خلافت احمدیہ نے لطف و کرم سے ان کے گھر بھر دیئے یہ سب برکات ہمارے آقا و مولیٰ رسول کریم ﷺ کے طفیل ہیں اس رحمۃ للعالمین نے اپنے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ کی بشارت دی تو اس کی مرکزی خوبی یہی بیان فرمائی۔

خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ،

وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الامارہ ،باب خیار الائمۃ حدیث نمبر۔1855،المعجم الکبیر طبرانی۔جلد18،صفحہ 63، حدیث نمبر116)

تمہارے بہترین لیڈر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو اور تمہارے بدترین لیڈر وہ ہیں جن سے تم نفرت کرتے ہو اور وہ تم سے نفرت کرتے ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سراپا محبت

خلافت راشدہ کے پہلے دور کے بعد آج یہ نعمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل دوبارہ جماعت احمدیہ کو عطا ہوئی ہے اور جماعت اس کی برکتوں کا مشاہدہ کر رہی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہندوستان کے علاقہ حیدر آباد دکن میں سیلاب آیا جس میں جماعت کے کچھ لوگ بھی متاثر ہوئے حضور بے قرار ہو گئے اور اس زمانہ میں متواتر تاریں دے کر احباب کی خیریت دریافت کی پھر بھی تسلی نہ ہوئی اور خاص طور پر ایک آدمی کو بھیجا۔عام طور پر آپ جماعت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہتے تھے مگر خاص طور پر جمعہ کے دن جمعہ کے بعد مغرب تک خصوصی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ایڈیٹر الحکم شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی ہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ جب آپ کے پاس ڈاک آتی ہے تو ایک ایک خط کو آپ اپنے ہاتھ میں لے کر دعا کرتے ہیں۔ (حیاتِ نورؓ ،صفحہ 422)خطوط کے ذریعہ دعاؤں کا سلسلہ آج بھی جاری ہے اور بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ 1910ء میں 80 سال کی عمر میں گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے تو جماعت کے لئے قیامت کا لمحہ تھا گھر کے باہر مردوں اور عورتوں کا ہجوم اکٹھا ہو گیا فرمایا سب اپنے نام لکھوادیں اور گھروں کو چلے جائیں میں ان کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ (حیاتِ نورؓ۔صفحہ 472)

مولیٰ کے حضور تڑپنے والا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو خلافت کا تعارف ہی اس طرح کروایا تھا کہ تمہارے لئے ایک شخص درد رکھنے والا ،تمہاری محبت رکھنے والا تمہارے لئے راتوں کو دعائیں کرنے والا ہے وہ تمہارے لئے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے ۔(برکاتِ خلافت ۔انوار العلوم،جلد 2،صفحہ 158)یہ کام کسی انجمن کا نہیں صرف خدا کے خلیفہ کا ہے۔

حضور نے 1947 ءمیں قادیان سے ہجرت سے پہلے احمدیوں کی امانتوں کو لاہور بھجوادیا جس سے ہزاروں احمدیوں کو نئی زندگی شروع کرنے میں آسانی ہو گئی حضور ہندوستان سے پاکستان ہجرت کر کے آنے والے احمدیوں کے لئے خاص طور پر 25 روپے روزانہ صدقہ دیتے تھے۔ان کے آنے کے وقت قرآن کی تلاوت کرتے رہتے اور بے چینی کی وجہ سے بیٹھ نہیں سکتے تھے، ٹہل کر پڑھتے تھے جب تک ان کی آمد کی خبر نہ مل جاتی۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔16فروری 2000ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ازواج میں سے ایک نے گھر میں قالین بچھایا وہ کوئی بہت قیمتی نہیں تھا ایک خاتون حضورؓ سے ملنے آئی اور مٹی سے لت پت پاؤں لے کر اس قالین پر چڑھ گئی اور کام کے بعد واپس چلی گئی بعد میں حضور کو احساس ہوا کہ کسی گھر والے نے اس کا برا منایا ہے تو حضور نے فوراً ایک ملازمہ کو بلا کر فرمایا یہ قالین فوراً یہاں سے لے جا کر باہر پھینک دو۔ یہ میرے اور میری جماعت کے دوران حائل ہو رہا ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔24/مئی 2019ء)

جماعت کسی ابتلا سے گزر رہی ہوتی تو حضور بستر چھوڑ کر فرش پر سوتے جب تک کہ خدا کی طرف سے اشارہ نہ ہوتا۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔16فروری 2000ء)

حضور کے بچے گھر سے باہر دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضور کے ایک بیٹے نے کسی لڑکی کو تھپڑ مار دیا حضور نے دیکھ لیا دونوں کو بلا لیا اور اس لڑکی سے کہا میرے بیٹے کے منہ پر اسی طرح تھپڑ مارو اس لڑکی کی تو ہمت نہ پڑی مگر حضور نے اپنے بیٹے سے فرمایا میں اس کا بھی باپ ہوں اب اگر تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا تو میں تمہیں سخت سزا دوں گا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔24/مئی 2019ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی درد بھری دعائیں

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ خلافت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری بیان کرتے ہیں کہ ایک احمدی بچی حضور کو اپنی کسی مشکل کے لئے روزانہ دعا کا خط لکھتی تھی۔ ایک رات حضور رات کو دیر تک ٹہل رہے تھے۔ پرائیویٹ سیکرٹری نے پوچھا تو فرمایا آج اس بچی کا خط نہیں ملا، اس کی وجہ سے پریشان ہوں۔

1974ء میں احباب جماعت جن دکھوں سے گزر رہے تھے ان میں ان کا محبوب خلیفہ بھی ساتھ تھا حضور کئی کئی راتیں مسلسل جاگ کر دعاؤں میں گزارتے۔ مجھے صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے بتایا کہ ایک دن گوجرانولہ سے امیر صاحب ضلع نے فون کیا کہ حضور کو اطلاع کر دیں کہ سب احمدی ایک جگہ اکٹھے ہیں، دشمن نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے، حضور دعا کریں، حضور دعا میں لگ گئے تھوڑی دیر بعد فون آیا کہ

خطرہ اور بڑھ گیا ہے۔ کچھ دیر بعد فون آیا کہ حضور ہمارا آخری سلام قبول کریں کیونکہ اب بچنے کی کوئی صورت نہیں۔حضور جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور قریبی کمرہ میں جا کر سجدہ میں گر گئے اور جب کافی دیر بعد اٹھے تو فون آیا کہ خطرہ ٹل گیا ہے اور سب احمدی خیریت سے ہیں اس طرح خلافت کی بے قرار دعائیں موت کے منہ سے کھینچ لاتی ہیں۔

رسالہ ہفت روزہ لاہور کے مخلص احمدی ایڈیٹر ثاقب زیروی صاحب اور رسالہ کے غیر احمدی پرنٹر میاں محمد شفیع صاحب پر سرگودھا میں مقدمہ دائر ہوا۔وہ لاہور سے سرگودھا جاتے ہوئے ربوہ میں رکے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے رات کا کھانا پیش کیا اور دعا کر کے جاتے ہوئے فرمایا آپ جلد بری ہو جائیں گے۔میاں محمد شفیع کہنے لگے بری تو ہو جائیں گے مگر 3سال بعد۔صبح سرگودھا پہنچے تو عدالت نے حیرت انگیز طور پر باعزت بری کر دیا۔ واپس دوپہر کو ربوہ آئے، حضور کو اطلاع دی تو حضور فکر مندی سے ٹہل رہے تھے،فرمایا ہم نے ابھی کھانا نہیں کھایا آپ بیٹھیں میں نفل پڑھ کے آتا ہوں۔میاں محمد شفیع یہ سن کر دھاڑیں مار کر رونے لگ گئے کہ مجھ پر آج یہ راز کھلا ہے کہ تم اپنے امام کے اس قدر شیدائی کیوں ہو، ایسی محبت تو میں نے سگے والدین میں بھی نہیں دیکھی۔

(روزنامہ الفضل لندن آن لائن۔28 مئی 2022ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی گریہ وزاری

خلافت رابعہ میں کلمہ مہم کے دوران گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا اور سینکڑوں احمدیوں نے امام کی آواز پر کلمہ طیبہ کی محبت میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔حضور کا دل ہر ایک کے ساتھ دھڑکتا تھا، خطبات میں ان کا ذکر کرتے ہوئے آواز بھرا جاتی، ان کو تسلی دینے کے لئے طویل خط لکھتے۔ ایک بار حضورؒ کو مچھلی پیش کی گئی تو حضورؒ کو ان مظلوموں کی یاد آ گئی آپ نے پیغام بھیجا کہ جیسے بھی ممکن ہو ان اسیران کو بھی مچھلی فراہم کی جائے اور ہر قیمت پر کی جائے۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے اس کی تعمیل کی گئی اور اب اسیران کی آنکھوں سے دریا بہہ پڑے۔

وہ اشک بن کے مری چشم تر میں رہتا ہے
عجیب شخص ہے پانی کے گھر میں رہتا ہے

اسیران ساہیوال کو موت کی سزا سنائی گئی تھی اس لئے ان کا درد تو حد سے زیادہ تھا ان کے لیے مشہور نظم بھی کہی

جو درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے
شاید کہ یہ آغوش جدائی میں پلا ہے

اس دردناک نظم کے آخری شعروں نے تو کہرام مچا دیا۔

خیرات کر اب ان کی رہائی میرے آقا!
کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے

حضورؒ نے یہ نظم اپنی آواز میں ریکارڈ کر کے اسیران کو جیل میں بھجوائی، مولا کریم نے حضور کو اس دعا کی قبولیت کی خبر ایک رویا میں دی اور غیر معمولی حالات میں یہ سب اسیر رہا ہو کر حضورؒ سے آ ملے اور کئی آج اس جلسہ میں خلافت اور جماعت کی بے نظیر محبت کی گواہی دے رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت

1984ء میں حکومتی پابندیوں کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو پاکستان سے لندن ہجرت کرنی پڑی۔26 اپریل کو آرڈیننس جاری ہوا۔ 27 کو جمعہ تھا حضور نے وکلاء کے مشورہ پر مسجد اقصیٰ میں جمعہ نہیں پڑھایا اور ایک اور صاحب نے جمعہ پڑھایا مگر آپ خطبہ سے پہلے منبر پر تشریف لائے اور صرف ہاتھ سے سلام کا اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور نے دائیں سے بائیں طرف ہاتھ ہلایا، زبان خاموش تھی مگر آنکھوں کی سرخی اور نمی مجھے صاف نظر آ رہی تھی۔لوگوں کے لئے یہ ناقابل برداشت تھا کہ ان کا محبوب امام ان کے سامنے منبر پر کھڑا ہو اور اس کو سلام کرنے کی اجازت نہ ہو، احمدیوں کے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے اور سسکیوں کی آواز بلند ہوتی گئی، یہ سلسلہ خطبہ اور نماز کے دوران بھی جاری رہا۔نماز کے بعد حضورؒ پھر منبر پر تشریف لائے اب آہوں کا طوفان رکنے والا نہیں تھا۔

ہجرت سے ایک رات پہلے آپ نے مغرب کی نماز مسجد مبارک میں پڑھانے کے بعد احباب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔میں اس مجلس میں موجود تھا فرمایا میں نے آپ کو اس لئے نہیں بٹھایا کہ میں کوئی تقریر کرنی چاہتا ہوں، میں صرف آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کو دیکھنے سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو تسکین ملتی ہے، مجھے آپ سے پیار ہے، حضور یہ کہہ کر چلے گئے اور اس کے بعد مسجد میں آنسوؤں کا طوفان برپا ہو گیا۔

حضور لندن پہنچ گئے مگر اہل پاکستان کی سب سے بڑی کمی حضور کا خطبہ جمعہ تھا۔ پہلے آڈیو کیسٹس کا سلسلہ شروع ہوا مگر دل تسلی نہیں پاتے تھے۔ پھر ویڈیوز آنی شروع ہوئیں تو پیاس اور بڑھ گئی تب خدا نے آسمان سے ایم ٹی اے کا نظام جاری کیا۔ وہ شخص جسے خدا کے سامنے آہوں اور سسکیوں کے ساتھ رخصت کیا تھا وہ ہمارے گھروں میں اتر آیا۔

جمعہ کے دن ایک احمدی کی سب سے بڑی اور بابرکت مصروفیت حضور کا خطبہ جمعہ سننا ہے۔دنیا میں دن کا آغاز سورج طلوع ہونے سے ہوتا ہے مگر احمدی کا سورج اس کا محبوب امام ہے پہلے ہم پاکستان میں شام کے وقت خطبہ سنتے تھے۔ پھر گھانا میں عین دوپہر کے وقت سنتے تھے۔ ہم کینیڈا میں صبح آٹھ بجے سنتے ہیں اور جرمنی میں 2 بجے دوپہر سنتے ہیں، دنیا میں ایسے ملک بھی ہیں جو رات گئے اور بعض فجر کے وقت سنتے ہیں۔

ایم ٹی اے کے قیام سے پہلے اخبار الفضل قریباً

90 سال تک بلا شرکت غیرے خلافت اور جماعت کی محبت کا حوالہ بنا رہا۔ یہ آغاز میں ہفت روزہ تھا مگر جماعت حضور کا خطبہ اور دیگر خبریں سننے کے لئے ایک ہفتہ انتظار نہیں کرسکتی تھی اس لئے جماعت نے بار بار درخواستیں کیں کہ اسے روزانہ کر دیا جائے۔

اس پر حضورؓ نے 1935ء میں فیصلہ فرمایا کہ الفضل کو فی الحال چھ ماہ کے لئے روزانہ کر دیا جائے۔ الفضل روزنامہ ہوگیا اور 6 ماہ کی بجائے ہمیشہ کے لئے ہوگیا۔ اسے ربوہ سے بند کیا گیا تو لندن سے روزنامہ الفضل انٹرنیشنل خلافت اور جماعت کی محبت کی گواہی دے رہا ہے۔

اب ایم ٹی اے کے آٹھ چینل اسی محبت کے نئے جلوے دکھا رہے ہیں ۔جب سے خلیفۂ وقت کے خطبات ایم ٹی اے پر نشر ہونا شروع ہوئے ہیں ایک آدھ کے سوا کوئی ناغہ نہیں ہوا حتی کہ ایک خلیفہ نے آخری خطبہ دیا اور اگلا جمعہ نئے خلیفہ نے پڑھایا۔حضور کا پتے کا آپریشن ہوا تو اس طرح پلان کیا کہ خطبہ کا ناغہ نہ ہو۔

کرونا کے ایام میں آن لائن ملاقاتیں

کرونا کی وبا کے دوران دنیا بھر کے رابطے منقطع ہو گئے۔مگر خلافت احمدیہ کا رابطہ نہیں ٹوٹا۔ جب جمعہ پڑھنا ممکن نہ رہا تو حضور نے دفتر سے پیغام دیا۔ بعد میں چند خدام کے ساتھ جمعہ پڑھایا مگر اپنی جماعت سے رابطہ قائم رکھا۔ ذاتی ملاقاتیں آن لائن ملاقاتوں میں تبدیل ہو گئیں اور اب تک متعدد ممالک کی سینکڑوں جماعتیں اور ہزاروں احباب یہ سعادت پا چکے ہیں جن میں یہ عاجز بھی شامل ہے۔جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا سے ملاقات کے دوران حضور نے مجھے طلبا کے درمیان پہچانا اور نام لے کر مخاطب کیا اور مجھے نئی زندگی دے دی۔

ابھی 2021ء کی بات ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں جرمنی میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے آن لائن خطاب فرما رہے تھے کہ تیز بارش شروع ہوگئی مگر تمام خدام پورے سکون کے ساتھ بیٹھے سنتے رہے ،تمام عالم نے یہ نظارہ دیکھا اور خلافت اور جماعت کے بے مثال تعلق کا مشاہدہ کیا۔ابھی نیا نیا سسٹم تھا حضور کو پتہ لگا کہ آن لائن ملاقات کے دوران ایک ملک میں بچوں کو ٹھنڈ میں بٹھایا گیا تھا تو حضور نے اس ملک کے صدر خدام الاحمدیہ سے جواب طلبی کی۔

(اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز۔ ڈائری مکرم عابد خان صاحب سے انتخاب، صفحہ 4)

بعض والدین کا یہ کہنا تھا کہ ہمیں بچوں میں خلافت سے محبت کا پہلے اتنا اندازہ نہیں تھا لیکن اب اس بات سے اندازہ ہوا کہ آن لائن ملاقات سے ایک رات پہلے بچوں نے سونے سے پہلے اپنے کپڑے تیار کیے۔ الارم لگائے، صبح اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کی۔ صدقہ دیا اور ہمیں کہا کہ جلدی ہمیں کلاس میں لے کے چلیں، ہم کہیں لیٹ نہ ہو جائیں۔ ایک ماں کہتی ہے میرے 2 بچے اس خوشی میں ساری رات نہیں سوئے کہ کل ان کی حضور سے ملاقات ہے اور اگلی رات اس لئے نہیں سوئے کہ حضور نے انہیں تحفہ میں چاکلیٹ دی تھی۔ (ایضاً صفحہ 106)

لازوال محبت کے ایمان افروز نظارے

یہ وہ محبت اور عشق کا تعلق ہے جو صرف خدا پیدا کرتا ہے ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپریل 2003ء میں منصب خلافت پر فائز ہوئے، اس وقت بیرون پاکستان بہت کم احمدی آپ سے ذاتی طور پر واقف تھے مگر خلیفہ بنتے ہی خدا نے دونوں طرف محبت کے ایسے چشمے رواں کئے جو بے مثال ہیں ،دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں اور کوئی ایسا لیڈر نہیں جو ایک دوسرے کے لیے اتنے بے قرار ہوں۔حضور فرماتے ہیں:

> دنیا میں کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں میں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لیے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ کرتا ہوں۔
>
> (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ یکم اگست 2014ء)

ایک دفعہ جلسہ لندن کے موقع پر شام کے وقت بارش شروع ہوگئی۔ قافلے جلسہ گاہ سے قیام گاہوں کی طرف واپس جا رہے تھے کہ سسٹم درہم برہم ہوگیا اور سینکڑوں احمدی کئی گھنٹے بارش میں کھڑے رہے حضور کو معلوم ہوا تو تمام مصروفیات چھوڑ کر تشریف لے آئے اور احباب کے پاس بارش میں اس وقت تک کھڑے رہے جب تک تمام مہمان خیریت سے روانہ نہیں ہو گئے اور پھر ساری رات ان کے لئے دعائیں کرتے رہے ۔اب حضور کی دعا کا اعجاز دیکھیں خطرہ تھا کہ سردی میں بارش سے بھیگنے والے اکثر احباب بیمار ہو جائیں گے مگر بعد کی رپورٹوں سے پتہ لگا کہ کسی کو چھینک تک نہیں آئی۔

(خلافت، صفحہ 365۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 24 مئی 2019ء۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 24 اگست 2007ء)

یہی وہ لازوال محبت ہے جس سے اطاعت کے چشمے پھوٹتے ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتابوں کے عاشق تھے، کسی کتاب کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ کتاب صرف مصر کے کسی کتب خانہ میں موجود ہے دنیا میں کہیں اور کسی جگہ دستیاب نہیں ۔ حضور نے اس خواہش کا اظہار کیا اے کاش یہ کتاب ہمیں دستیاب ہو جائے۔حضرت مولوی غلام نبی مصری نے بات سنی سفر کی اجازت چاہی اور مصر روانہ ہو گئے۔ کوئی رقم پاس نہ تھی راہ میں کسی مریض کا علاج کیا کہیں مزدوری کی۔مصر جا پہنچے لائبریری میں موجود کتاب کو قلم سے نقل کرنے کی اجازت نہ تھی۔پنسل سے نقل تیار کرتے گھر پہنچ کر سیاہی سے اسے روشن کرتے درمیان میں کتب خانہ والوں نے کتاب کو پنسل سے نقل کرنے کی اجازت منسوخ کر دی مولوی صاحب نے کتاب حفظ کرنا شروع کر دی۔جتنا حصہ حفظ کرتے گھر پہنچ کر لکھ لیتے کئی

برسوں میں یہ کام مکمل کیا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 4 جولائی 2015ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روسی علاقوں میں تبلیغ کا ارشاد فرمایا تو نوجوان نتائج کی پرواہ کئے بغیر پاسپورٹوں کے بغیر نکل کھڑے ہوئے وہاں جا کر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔

(مجاہد بخارا کی آپ بیتی از مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1923ء میں تحریک شدھی کے خلاف مہم چلائی تو سینکڑوں رضا کار حاضر ہو گئے ،اپنا سامان سروں پر اٹھا کر میلوں پیدل چلتے رہے، بھوکے سوتے رہے، اسی تحریک کے دوران ریاست بھرت پور کے گاؤں کی ایک بڑھیا مسلمان ہوگئی تو اس کی فصل کاٹنے سے اس کے بیٹوں نے انکار کر دیا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر قادیان کے گریجویٹ اور عربی فاضل اور مبلغین اس بڑھیا کی فصل کاٹنے کے لئے پہنچے۔ وہ جو صرف قلم چلاتے تھے اور کبھی درانتی اور 'کسی' نہیں پکڑی تھی وہ زخمی ہاتھوں سے اسلام اور امام کی غیرت دکھا رہے تھے۔

1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم جاری فرمائی۔جس میں ڈاکٹرز اور اساتذہ کو خصوصی خدمت کی توفیق ملی۔ان میں خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے افراد نے بھی حصہ لیا،خود ہمارے موجودہ امام نے گھانا میں نہایت تکلیف دہ حالات میں خدمت کی توفیق پائی ۔سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے نہ صاف پانی ملتا تھا ،نہ سبزی ،نہ گندم، نہ دودھ، نہ کوئی خادم نہ کوئی سیکورٹی۔الاؤنس بہت کم تھا، گھر کے ساتھ جو خالی جگہ تھی اس میں سبزیاں لگا لیں، کچھ مرغیاں رکھ لیں اور گزارہ کر لیااور نہایت اخلاص و وفا کے ساتھ امام وقت کی رہنمائی میں کام پر لگے رہے۔

سلسلہ کی خاطر قربانیوں کا وقت آئے تو خلفا اور جماعت کی محبت کا ایک عجیب منظر نظر آتا ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 13 بیٹے تھے۔سب کے سب دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیئے۔تقسیم ہند کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاکستان میں لاہور تشریف لے آئے تھے مگر آپؓ کے سارے بچے ابھی قادیان میں تھے۔کچھ دنوں بعد حضور نے اپنے بچوں کے نام ایک خط میں لکھا جہاں تک ہمارا علم ہے باغی جتھے قتل عام شروع کرنے والے ہیں۔جس کے نتیجہ میں تم سب بھی قتل کر دیئے جاؤ گے۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم سب بھائی بشاشت سے اور ہنستے مسکراتے خدا کی راہ میں جان دینا۔ کسی قسم کا خوف تمہارے چہروں پر بھی نہ آئے۔

(یادوں کے دریچے از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، صفحہ 58)

قادیان کی حفاظت کے لئے ایک احمدی خاتون نے اپنے بیٹے کو بھیجا اور جاتے ہوئے یہ وصیت کی ''بیٹا دیکھنا پیٹھ نہ دکھانا'' سعادت مند بیٹے نے شہادت سے چند لمحے پہلے اپنی ماں کے نام یہ پیغام دیا۔''میری ماں سے کہہ دینا کہ تمہارے بیٹے نے تمہاری وصیت پوری کر دی ہے اور لڑتے ہوئے مارا گیا ہے۔''

(روزنامہ الفضل لاہور۔ 11 اکتوبر 1947ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرقان بٹالین قائم کی تو اپنے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو اس کا نگران بنایا۔ اس بٹالین میں شرکت کے لئے ایک بزرگ کسی مجلس میں تحریک کر رہے تھے وہاں ایک نوجوان بھی تھا جس کی بیوہ ماں پردے کے پیچھے سن رہی تھی ۔جب لوگ نام لکھوا رہے تھے تو اس عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی کہ خلیفہ کا نمائندہ تمہیں بلا رہا ہے تم اپنا نام کیوں نہیں لکھوا رہے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپؓ نے دعا کی کہ اے خدا! اگر جان لینی مقدر ہو تو اس بچے کی جان نہ لینا میرے بیٹے کی جان لے لینا،خدا نے یہ بات سن لی اور وہ سلامت واپس آ گیا۔

تحریک شدھی 1923ء کے موقع پر ایک بنگالی نے حضورؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں بوڑھا ہوں اگر میرے 10 بیٹے ہوں اور وہ سارے کے سارے خدمت دین کرتے ہوئے مارے جائیں تب بھی میں کوئی غم نہیں کروں گا بلکہ میں خود بھی خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو میرے لئے عین خوشی کا موجب ہوگا۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 15 مارچ 1923ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات میں ہر شہید کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں اور مستقل ہدایت فرمائی ہے کہ جہاں بھی جماعتی سطح پر نمائشیں لگیں وہاں شہدائے احمدیت کی تصاویر ضرور لگائی جائیں۔

جب بھی جماعت غیر معمولی ابتلاؤں سے گزری تو خلیفۃ المسیح نے اپنے نمائندوں کے ذریعہ جماعت کو سلام بھجوایا ۔ 1984ء میں مجھے بھی یہ سعادت نصیب ہوئی ۔خلافت خامسہ کے دور میں بھی کئی دفعہ حضور کے نمائندے گھر گھر پہنچ کر حال پوچھتے رہے اور تحائف بھی تقسیم کرتے رہے۔ ٹوگو کے دار الحکومت لومے سے 100 کلو میٹر دور ایک گاؤں نوچے میں 2006ء میں جماعت قائم ہوئی۔ یہ ابھی تک پانی ،بجلی اور سڑکوں سے محروم ہے اور پکی سڑک تک پہنچنے کے لئے 15 کلو میٹر پیدل چلنا پڑتا ہے وہاں بھی حضور کا نمائندہ سلام پہنچانے کے لئے ایک گھر گیا تو وہاں بھی ایم ٹی اے چل رہا تھا ۔احمدی مومیا سالف صاحب نے بتایا کہ انہوں نے نہایت مشکل حالات میں 2017ء میں سولر پینل لگوایا ہے تا کہ حضور کی زیارت کر سکیں۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 15 اگست 2022ء)

خلافت اور جماعت کی باہمی محبت کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ جماعت نے 1939ء میں خلافت جوبلی یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے 25 سال پورے ہونے پر 3 لاکھ روپے بطور تحفہ حضور کی

خدمت میں پیش کئے۔حضورؒ نے اس تمام رقم کو سلسلہ کی ترقی پر خرچ کر دیا اور حضور نے ذہین طلبہ کو وظائف دینے کا اعلان فرمایا۔ (انوار العلوم۔جلد 15،صفحہ 436)

ان طلبہ میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بھی شامل تھے۔ 1979ء میں اللہ تعالیٰ نے انہیں نوبیل انعام حاصل کر کے دنیا میں احمدیت کا وقار بلند کرنے کا موقع عطا فرمایا۔اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ساری جماعت کے بچوں کے لئے عظیم تعلیمی منصوبہ کا اعلان کیا اور فرمایا کہ کوئی احمدی بچہ ضائع نہیں کیا جائے گا اس پروگرام کے تحت آج بھی سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو تعلیمی وظائف اور انعامات دیئے جارہے ہیں ہمارے موجودہ امام کو بھی 2008ء میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پر 10 لاکھ پاؤنڈ پیش کئے گئے حضور نے وہ ساری رقم تبلیغ اور خدمت خلق کے منصوبوں پر خرچ کر دی۔

1934ء میں تحریک جدید کے آغاز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقفین زندگی کا مطالبہ کیا جس پر بیسیوں احباب نے لبیک کہا اور اموال پیش کر دیئے اسلام کی 1400 سالہ تاریخ میں تبلیغ اسلام کا یہ سب سے بڑا اور مربوط اور منظم منصوبہ ہے جو خلافت اور جماعت کے تعلق کی زندہ داستان ہے جماعت نے اپنے جگر گوشے پیش کر دیئے جن میں 80 ہزار صرف واقفین نو ہیں۔ایک صاحب 1934ء میں احمدی ہوئے اور اسی وقت تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو گئے۔ایک عرصہ بعد انہوں نے اپنی آمد کا اندازہ کر کے 2034ء تک 100 سال کا چندہ ادا کر دیا جب کہ ان کی وفات 2002 میں ہوگئی مگر وہ آج بھی تحریک جدید کے مجاہدین میں شامل ہیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔28 اپریل 2004ء)

قادیانی مرید کبھی تھک نہیں سکتے

اخبار سیاست کے ایک مضمون نگار نے لکھا کہ ”آئے دن چندے دیتے دیتے قادیانی مرید تھک سے گئے ہیں۔“اس پر ایک احمدی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا:سیاست کے بودے اعتراضات پڑھے جن کو ایک عقلمند نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ... احمدی احباب تھک نہیں گئے بلکہ استقامت سے اپنے فرض منصبی کو ادا کر رہے ہیں لہٰذا مبلغ ایک سو روپیہ بندہ اپنے حساب سے زائد ایک لاکھ کی تحریک میں نقد ارسال کرتا ہے تا کہ دشمنوں کو معلوم ہوجائے کہ احمدی چندوں سے ہرگز نہیں تھکتے بلکہ اگر امام وقت حکم فرمائیں کہ جانیں حاضر کرو تو بغیر حیل وحجت کے حاضر ہوجاویں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔21 اپریل 1925ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد متعدد ملکوں کے دورے فرمائے اور ہر دفعہ جب آپ سے پریس والے پوچھتے ہیں کہ اس دورہ کا مقصد کیا ہے؟ تو آپ فرماتے کہ سب سے پہلا مقصد احباب جماعت سے ملنا ہے۔ آپ نے کووڈ کی وبا سے پہلے 2018ء تک جو دورے فرمائے ہیں ان کے اعداد و شمار پر ہی نظر ڈالی جائے تو آدمی دنگ رہ جاتا ہے آپ نے 29 ممالک کا سفر کیا۔کئی ممالک میں کئی بار گئے ،اس طرح ان کی تعداد 109 بنتی ہے۔دورے کے ایام 1071 ہیں۔قریباً تین سال۔ان میں 42 مساجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور 103 کا افتتاح کیا۔جن احمدی احباب سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کی ان کی تعداد 186678 ہے۔ دفتری ملاقاتیں اس کے علاوہ ہیں ان سب ملاقاتوں میں ہر ایک کے حالات دریافت کرنا ،مردوں سے مصافحہ کرنا بچوں میں تحائف کی تقسیم یہ سب تھکا دینے والے کام ہیں مگر خلافت اور جماعت کی باہمی محبت یہ نہیں دیکھتی۔احباب بھی ان ملاقاتوں کے لئے کئی دفعہ سالوں انتظار کرتے ہیں۔سفروں کے دوران کئی دفعہ حضور کی طبیعت ناساز ہوئی مگر حضور نے کبھی اس تکلیف کو اپنے پروگرام اور ملاقاتوں پر اثر انداز نہیں ہونے دیا۔

2013ء میں حضور جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے لئے تشریف لے گئے۔نماز ظہر وعصر کے بعد اچانک ایک احمدی حضور کے سامنے آ گیا اور درخواست کی کہ حضور اس کے بیٹے کی آمین کروا دیں۔حضور نے فرمایا شام کو آمین کی تقریب ہے اس میں بیٹے کو لے آنا۔اس احمدی نے کہا کہ میری شام کو واپسی ہے۔حضور نے فرمایا اپنے بیٹے کو ابھی لے آؤ اور اپنی رہائش گاہ کے سامنے اس بچے کی آمین کی تقریب منعقد کروادی۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔24/ مئی 2019ء)

مراکش کے ایک احمدی 2006ء میں حضور سے ملنے کے لئے آئے تو حضور نے ان سے فرمایا کہ جب میں 2005ء میں سپین گیا تھا تو جبرالٹر کے پہاڑوں کی سیر کے دوران میں نے وہاں سے اپنے مراکشی بھائیوں کو السلام علیکم کہا تھا اور سلامتی کی دعائیں کی تھیں۔

(الفضل 24 مئی 2019ء)

محترم امیر صاحب جرمنی دفتر میں جو کرسی استعمال کرتے ہیں وہ بہت پرانی ہے مگر وہ تبدیل نہیں کرتے کیونکہ 3 خلفاء نے اس کرسی کو اعزاز بخشا ہے۔

(اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز۔ ڈائری مکرم عابد خان صاحب سے انتخاب،صفحہ 120)

احباب جماعت کے گھریلو سکون کے بارہ میں حضور کس قدر فکر مند ہیں اس کا اندازہ دار القضا کو دی جانی والی ہدایت سے فرمایئے۔حضور نے جماعت کے قاضیوں سے فرمایا جب شادی بیاہ کے لڑائی جھگڑے سن رہے ہوں تو آپ کا پہلا ہدف یہ ہونا چاہئے کہ میاں بیوی کے درمیان صلح کی کوشش کی جائے اور ہر فیصلہ سے پہلے قاضی 2 نفل پڑھے۔ (ایضاً صفحہ 33)

کینیڈا کی ایک خاتون کے اپنے خاوند کے ساتھ اس قدر شدید اختلافات پیدا ہو گئے کہ اس نے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا۔اسی دوران حضور کینیڈا تشریف لائے۔وہ ملاقات میں حاضر ہوئی اور ساری صورت حال بیان کی۔

حضور نے پوچھا تمہارا خاوند کیا کہتا ہے؟ تو خاتون نے کہا وہ تو صلح کی طرف مائل ہے لیکن میں نے بس اب آخری فیصلہ کرلیا ہے، کوئی صلح نہیں۔حضور نے فرمایا اگر وہ صلح کی طرف مائل ہے تو صلح کرلو۔سب ٹھیک ہو جائے گا ان شاء اللہ۔ اس نے باہر نکل کر خود ہی خاوند کو فون کیا اور اس سے صلح کر لی۔اللہ تعالیٰ نے حضور کے ان الفاظ میں ایسی تسکین رکھی کہ اس صلح کے بعد ان کی زندگی محبت اور مودت سے بھر گئی ہے۔

ایک خاتون نے دوران ملاقات عرض کی کہ ان کی انگوٹھی گم ہو گئی ہے۔حضور نے فوراً اپنے دراز سے ایک انگوٹھی نکالی اور عطا فرمادی اب وہ خاتون اپنی سابقہ انگوٹھی گم ہونے پر خوش ہیں۔

میں نے ایک بار ملاقات میں کچھ پین حضور کی خدمت میں پیش کر کے درخواست کی کہ ان کو ہاتھ میں لے کر دعا کر دیں۔ یہ عزیزوں کو دینے ہیں فرمایا یہ تو تھوڑے ہیں دراز سے کچھ اور پین نکالے اور دعا کر کے عطا فرمائے۔ اللہ اللہ کیا شان ہے خلافت کی!!

جماعت احمدیہ نے خلافت سے وفا کی ہے۔ خلیفہ کی محبت کے آگے ہر محبت ہیچ ہے۔ ہر رشتہ کمزور ہے، ہر دولت دو کوڑی کی ہے، ہر جان قربان ہے، ہر روح خلافت کی محبت سے سرشار ہے۔احمدیوں نے بیوی بچوں کو چھوڑ دیا ،دوستوں اور مادر وطن سے جدائی اختیار کر لی مگر خلیفہ کا مان نہیں توڑا۔اسی لئے خدا بھی ہر وقت ہمارے ساتھ ہے،اس نے کبھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا اور نہ چھوڑے گا۔ ان شاء اللہ

حیدر آباد پاکستان میں نومبایعین کا اجتماع تھا۔ اس پر آتے ہوئے ایک بچہ موٹر سائیکل کی ٹکر سے زخمی ہو گیا۔محترم امیر صاحب ضلع نے اس کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس کے قریباً 3 ماہ بعد امیر ضلع کو ایک ذاتی خط کے ایک طرف یہ جملہ لکھا ہوا تھا امید ہے وہ بچہ صحت یاب ہو چکا ہو گا۔

(خلافت از ادارہ الفضل آن لائن،صفحہ 71)

اس میں یہ سبق بھی تھا کہ جب خلیفۂ وقت کو اس قسم کی خبریں دیتے ہیں تو ان کے بعد کے حالات سے بھی مطلع کیا کریں۔

اس محبت میں کالے اور گورے مشرق اور مغرب کی کوئی تمیز نہیں۔ ایک عرب دوست مصطفی ثابت صاحب اپنے آخری ایام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قرب میں گزارنا چاہتے تھے اور حضور کی اجازت سے مسجد فضل کے قریبی گیسٹ ہاؤس میں آ گئے حضور ان کی عیادت کے لئے جانا چاہتے تھے انہیں پتہ لگا تو جلدی سے تکلیف اٹھا کر حضور کے دفتر پہنچ گئے تا کہ حضور کو دقت نہ ہو۔ (ایضاً صفحہ 116)

نظام وصیت کی شمولیت میں بے انتہا اضافہ

حضور نے 2004ء میں کثرت سے نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک فرمائی جس پر چند سالوں میں وصایا کی تعداد دوگنی سے بھی زیادہ ہوگئی۔حضور کے ایک نمائندہ نے اس سلسلہ میں افریقہ کا دورہ بھی کیا اور ان کا ایک پروگرام ریڈیو پر نشر ہوا ایک غریب احمدی دوست نے یہ پروگرام سن کر وصیت کا چندہ جمع کرنا شروع کر دیا اور جب مبلغ ان کے پاس گئے تو اصرار کے ساتھ چندہ ادا کیا اور بعد میں ان کا وصیت فارم پر کرایا گیا۔

(ایضاً صفحہ 140)

افریقہ میں انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کے قیام کا منصوبہ بنا تو گھانا کے ایک احمدی نے 50 ایکڑ زمین تحفہ کے طور پر پیش کر دی جہاں جامعہ تعمیر کیا گیا۔

حضور 2008ء میں خلافت جوبلی جلسہ قادیان کے لئے انڈیا تشریف لے گئے مگر ملکی حالات ایسے ہو گئے کہ قادیان کا جلسہ ملتوی کرنا پڑا۔ ایک سرکاری اہل کار نے کہا کہ اگر حضور قادیان جانا چاہیں تو محدود پیمانہ پر حفاظتی انتظامات کئے جا سکتے ہیں حضور نے فرمایا حفاظت تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے لیکن میرے ارد گرد ہر وقت سینکڑوں افراد ہوتے ہیں اور میں کسی احمدی کی جان کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتا۔ (الحکم لندن (انگریزی) 20 ستمبر 2019ء)

حضور فرماتے ہیں۔کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔ خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔...

غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔...

یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جون 2014۔خطباتِ مسرور، جلد 12، صفحہ 348)

حضور 2022ء میں امریکہ تشریف لے گئے۔ ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضور کی اقتدا میں نماز فجر پڑھ کر نکلا تو دیکھا کہ مسجد کی پارکنگ لاٹ میں ایک لمبی لائن لگی ہوئی ہے جو قریباً 100۔افراد پر مشتمل تھی پوچھا تو معلوم ہوا یہ سب نماز جمعہ کے لئے 7 گھنٹے پہلے قطار میں

کھڑے ہو گئے ہیں۔

(خلافت از ادارہ الفضل آن لائن، صفحہ 179)

کتنے ہی لوگ تھے جو بے اولاد تھے اور حضور کی دعا کے طفیل ان کو اولاد ملی۔ کتنوں کو اولاد نرینہ عطا ہوئی، کتنے ہی بے روزگار اور مالی تنگی میں مبتلا تھے جن کو حضور کی دعا سے مکان ملے، دولت ملی، خوشحالی ملی۔ کتنے ہی غیر ملکوں میں پناہ کی تلاش میں تھے اور مایوسی کی آخری حدوں کو چھو رہے تھے خدا نے خلیفہ کی دعا سے ان کو ٹھکانے دے دیئے۔ کتنے ہی طالب علم تھے جن کو کامیابی کی تمنا تھی مگر بہت دور نظر آتی تھی، دعا نے ان کو ڈگریاں بھی دیں اور ملازمتیں بھی دیں۔ کتنے ہی دشمن کے نرغے میں تھے اسیر تھے، خدا نے خلیفہ کی دعا سے موت کے منہ سے بچا لیا۔ کتنے بیمار تھے جنہوں نے اذیت سے نجات پائی اور لمبی عمریں پائیں۔

حضور روزانہ کتنے بچوں کے نام تجویز کرتے ہیں۔ کتنے نکاح اور جنازے پڑھاتے ہیں۔ جماعت کے بیسیوں اخبارات و رسائل کا اور احباب کے مضامین اور تحقیق کا مطالعہ فرماتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں، ایم ٹی اے کے اکثر پروگرام نشر ہونے سے پہلے دیکھ کے ہدایات دیتے ہیں، اپنے دوروں کی رپورٹس اور ڈائری ملاحظہ فرماتے ہیں۔ عام اخبارات اور کتب کا مطالعہ کر کے تازہ ترین عالمی حالات سے واقف ہوتے ہیں جو جماعت ہی کے کام آتا ہے۔

خلافت تسکیں جاں ہے

خلافت اور جماعت کا رشتہ عجیب رشتہ ہے۔ یہ حبل اللہ ہے، خدا تک پہنچانے کا رستہ ہے، احمدیوں کے لئے ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والی ہے خلافت بے سہاروں کا سہارا ہے، غمزدوں کے لیے تسکین جاں ہے۔

تنزانیہ کے ایک دور دراز علاقے میں جہاں سڑکیں اتنی خراب ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر تک پہنچنے میں چھ سات سو کلو میٹر کا سفر بعض دفعہ آٹھ دس دن میں طے ہوتا ہے۔ حضور اس علاقہ میں گئے تو وہاں لوگ اردگرد سے بھی ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان میں جوش قابل دید تھا۔ بہت جگہوں پر ایم ٹی اے کی سہولت بھی نہیں ہے، مصافحے کے لئے لوگ لائن میں تھے۔ ایک شخص نے ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی جذبات سے مغلوب ہو کر رونا شروع کر دیا۔ ایک صاحب پرانے احمدی جو فالج کی وجہ سے بہت بیمار تھے، ضد کر کے 40-50 میل کا فاصلہ طے کر کے حضور سے ملنے کے لئے آئے۔

یوگنڈا میں جب حضور ایئر پورٹ سے گاڑی پر باہر نکلے تو ایک عورت اپنے دو اڑھائی سال کے بچے کو اٹھائے ہوئے ساتھ ساتھ دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ وہ چاہتی تھی بچہ حضور کو دیکھ لے جب تھوڑی دیر بعد اس کا منہ پھیرتی تھی کہ اس طرف دیکھو اور کافی دور تک دوڑتی گئی۔ اتنا رش تھا کہ اس کو دھکے بھی لگتے رہے لیکن اس نے پرواہ نہیں کی۔ آخر جب بچے کی نظر حضور پر پڑ گئی تو بچہ دیکھ کے مسکرایا۔ ہاتھ ہلایا۔ تب ماں کو چین آیا۔ بچے کے چہرے کی جو رونق اور مسکراہٹ تھی اس طرح تھی جیسے برسوں سے پہچانتا ہو۔ حضور نے یہ واقعہ بیان کر کے فرمایا جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء خطبات مسرور، جلد 3، صفحہ 322-315)

خلافت نعمتِ عظمیٰ

آج بھی وہ مائیں موجود ہیں، آج بھی وہ باپ موجود ہیں جن کی ہر سانس خلافت احمدیہ کے ساتھ چلتی ہے، ان کی ہر خوشی اس میں ہے کہ خلیفۂ وقت ان سے خوش ہو، وہ اس کے ساتھ آنسو بہاتے ہیں اور اس کے ساتھ مسکراتے ہیں، ان کا خلیفہ ان کے لئے بے قرار ہوتا ہے تو وہ اس کے لئے تڑپتے ہیں۔ یاد رکھیں یہ رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ ﷺ کا اعجاز ہے، یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت ہے، ساری دنیا اپنی ساری دولتیں بھی جمع کر لے تو ایسی محبت پیدا نہیں کر سکتی، خدا کا شکر ادا کریں کہ 1400 سال بعد خلافت احمدیہ جیسی نعمت ہمیں عطا ہوئی ہے، اس سے جڑے رہیں، اپنی اولادوں کو اس کے ساتھ جوڑ دیں کہ آج دنیا میں ایسی سچی محبت کہیں اور نہیں مل سکتی۔

ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے
اندھیرا دل کا اس سے مٹ گیا ہے
یہی ظلمات میں شمعِ ھُدیٰ ہے

اربوں کی دنیا میں ایک خدا کا خلیفہ ہے جس کی دعائیں کثرت سے عرش پر سنی جاتی ہیں، جس کو دعا کا خط لکھ کر مصیبت زدہ انسان چین کی نیند سو جاتا ہے مگر وہ درد کا مارا ساری رات اس کے لیے بے چین رہتا ہے۔ جس کے مشورے آسمان سے تائید یافتہ ہوتے ہیں جو خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور مستقبل کے خدشات کو پہلے سے بھانپ کر راہ سداد دکھا دیتا ہے۔ جس کے دل میں اپنی جماعت کے لیے خصوصاً اور انسانیت کے لیے عموماً ایک درد ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح موجزن ہے۔ جس کے مددگاروں کو خدا کامیاب کرتا ہے اور جس کی آواز پر لبیک کہنے والے بے پایاں اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ اللہ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تلاوت قرآن کریم کے فضائل

محترمہ امۃ العلیم انور صاحبہ، وان نارتھ

قرآن کریم کے لا متناہی امتیازات میں سے ایک یہ پہلو بھی ازحد نمایاں ہے کہ تمام مذہبی اور الہامی کتابوں میں سے صرف قرآن ہی ایسا الٰہی کلام ہے جس کی تلاوت اور اس پر غور و فکر کا ارشاد و ترغیب اُس مذہب کا ازلی و ابدی جزو ہے۔ پھر یہ مذہب اس کی تلاوت کے آداب اور فوائد کو بھی بیان فرماتا ہے۔ نہ صرف قرآن کی تلاوت کا حکم دیا بلکہ یہ بھی بتایا کہ کون سے اوقات میں اور کون سے روحانی موسموں میں تلاوت قرآن زیادہ اثر انگیز ہوتی ہے۔ اور کب کب قرآن کریم کے مضامین قلب و نظر کی گہرائیوں میں اُترتے چلے جاتے ہیں۔

قرآن کریم خود تلاوت قرآن کے بارہ میں ہماری بہت سے مقامات پر راہنمائی فرماتا ہے مثلاً:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝

(سورۃ بنی اسرائیل 17: 79)

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

اسلام تو یہاں تک بتاتا ہے کہ تمہیں تلاوت، زیادہ سے زیادہ کس قدر کرنی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت ایک ماہ میں مکمل کیا کرو۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میں اس سے جلدی پڑھنے کی قوت پاتا ہوں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: پھر ایک ہفتہ میں مکمل کیا کرو اور اس سے پہلے تلاوت قرآن مکمل نہ کرنا۔

(صحیح بخاری - کتاب فضائل القرآن باب فی کم یقرء القرآن حدیث نمبر 5054)

ساری الہامی اور مذہبی کتب کی ورق گردانی کر لی جائے کہیں بھی سوائے قرآن اور اسلامی تعلیم کے، تلاوت کلام الٰہی سے متعلق اس قدر تفاصیل کہیں نظر نہیں آئیں گی۔

پھر خدا کا کلام جو قرآن کی شکل میں ہے اس کی ظاہر خوبی ایک ظاہر بین کی دلکشی کا باعث تو بنتی ہے لیکن جس کے ظاہر و باطن کو خدا تعالیٰ نے ظرفِ حُسن عطا کر دیا ہو اُس کو اُس کی تلاوت کا حُسن بھی بھاتا ہے اور اُس کے معانی کی گہرائی اور اس کے موتیوں کا حُسن بھی اُس کے دل کو خُوب خُوب لُبھاتا ہے۔

رسول کریم ﷺ سے بڑھ کر حُسنِ ظاہر و باطن کا ذوق نہ پہلے کسی کو عطا ہوا نہ آئندہ کبھی کسی کو عطا ہو گا۔ اور اس حُسن کا تذکرہ ذرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے سُنیں آپ فرماتے ہیں:

کہتے ہیں حُسنِ یوسفؑ دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دِلبری میں سب سے سوا یہی ہے

اسی لئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مرغوب ترین مشغلہ تلاوت قرآن کی سماعت اور اُس کے مطالب کا بیان تھا۔ اور پھر تلاوت بھی کن پیارے وجودوں کی کبھی جبریل امین حاضر ہوتا اور تلاوت قرآن کے ذریعہ سے محبت الٰہی کے تار چھیڑ دیتا۔ رمضان المبارک کا روح پرور موسم ہوتا تو جبرائیل کی زبان سے سارے قرآن کا دور ہوتا۔ روایات میں آتا ہے کہ آپ جبرائیل کی تلاوت قرآن سے محظوظ ہوتے اور کبھی جبرائیل رسول اللہ ﷺ کی محبت میں ڈوبی ہوئی تلاوت پر سر دُھنتے تھے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو مرتبہ دور کیا۔

(صحیح بخاری - کتاب فضائل القرآن، باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبی ﷺ، حدیث نمبر: 4998)

رسول اللہ ﷺ کو جو حظ تلاوت و تدبر قرآن سے حاصل ہوا۔ آپ ﷺ کے دل میں شدید تڑپ پیدا ہوئی کہ کاش یہ لطف میری اُمت کے ایک ایک فرد کو حاصل ہو جائے۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کے حُسن میں اپنی عمدہ آواز کے ساتھ اضافہ کیا کرو کیونکہ عمدہ آواز قرآن کے حُسن میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے۔

(سنن ابو داؤد - کتاب الصلوٰۃ، باب

تفریع ابواب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ حدیث نمبر 1468)

یہ وہی تڑپ تھی جس نے رسول اللہ ﷺ کو مجبور کر دیا کہ اپنی اُمت کو درج ذیل نصیحت فرمائیں۔

حضرت عُبیدہ مُلیکیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اہل قرآن! قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو اور اس کی تلاوت رات کو اور دن کے وقت اس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے پڑھا کرو اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکاۃ المصابیح ۔کتاب الفضائل ،کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر2210)

قرآن کریم پڑھنے والے پر خدا کے پیار کا کیا ہی حسین انداز میں تذکرہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

سہل بن معاذ جُہنیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہو گی جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی۔ پھر جب ان کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہو گا جس نے قرآن پر عمل کیا۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الوتر ۔باب ثواب قراءۃ القرآن حدیث نمبر 1453)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

وہ شخص جو قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کا حافظ ہے، وہ ایسے لکھنے والوں کے ساتھ ہو گا جو بہت معزز اور بڑے نیک ہیں۔ اور وہ شخص جو قرآن کریم کو پڑھتا ہے اور اس کی تعلیمات پر شدت سے کار بند ہوتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر،باب سورۃ عبس حدیث نمبر 4937)

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو ہر نیک عمل کی ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ اُس کی حکمت بھی مدلل انداز میں بیان فرماتا ہے۔ایک روایت میں آتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ دل بھی صیقل کئے جاتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ آلود ہونے پر اسے صیقل کیا جاتا ہے۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! اس کی صفائی کیسے کی جائے؟ یعنی دل کی صفائی کس طرح کی جاتی ہے۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

(الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد نمبر3 باب التاسع عشر(وھو باب فی تعظیم القرآن) فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن حدیث نمبر 1859۔ مکتبۃ الرشد۔ ریاض۔ طبع ثانی 2004ء)

جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو وہاں بھی قرآن پاک کے ساتھ ایک والہانہ عشق نظر آتا ہے جس کا اندازہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اس شعر سے ہوتا ہے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

حضرت مسیح موعودد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ذیل الفاظ سے بھی علم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن کریم کے ساتھ کس پایہ کا عشق تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے جو کچھ اپنی خوبیوں کا قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ تمام حسن اور محبوبانہ اخلاق کے بیان میں ہے اور اس کے پڑھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھنے والے کو خدا کا عاشق بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہزارہا عاشق بنائے اور میں بھی ان میں سے ایک ناچیز بندہ ہوں۔“

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 431)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چشم دید بیان ہے کہ:

”میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صرف ایک دفعہ روتے دیکھا ہے اور وہ اس طرح۔ کہ ایک دفعہ آپؑ اپنے خدام کے ساتھ سیر کے لئے جا رہے تھے اور ان دنوں میں حاجی حبیب الرحمان صاحب حاجی پورہ والوں کے داماد قادیان آئے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب وہیں راستے کے ایک طرف بیٹھ گئے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن شریف پڑھ کر سنایا۔ تو اس وقت میں نے دیکھا کہ آپؑ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔“

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، صفحہ 255)

مائی حیات بی بی صاحبہ بنت فضل دین صاحب کی روایت ہے کہ:

”آپ کی عادت تھی کہ جب کچہری سے واپس آتے تو پہلے میرے باپ کو بلاتے اور ان کو ساتھ لے کر مکان میں جاتے۔ مرزا صاحب کا زیادہ تر ہمارے والد صاحب کے ساتھ ہی اٹھنا بیٹھنا تھا۔ ان کا کھانا بھی ہمارے ہاں ہی

پکتا تھا۔ میرے والد ہی مرزا صاحب کو کھانا پہنچایا کرتے تھے۔مرزا صاحب اندر جاتے اور دروازہ بند کر لیتے اور اندر صحن میں جا کر قرآن پڑھتے رہتے۔میرے والد صاحب بتلایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب قرآن مجید پڑھتے پڑھتے بعض وقت سجدہ میں گر جاتے ہیں اور لمبے لمبے سجدے کرتے ہیں اور یہاں تک روتے ہیں کہ زمین تر ہو جاتی ہے۔"

(سیرت المہدی، حصہ سوم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، جلد اوّل ،صفحہ 594-595)

اب ذرا اس بات پر نظر ڈالتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے مطاع کے ارشادات پر عمل کیسا تھا۔ درج ذیل پانچوں شہادتیں ایک مخلص انسان کے دل میں اُتر جاتی ہیں۔

آپ کے بڑے فرزند حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی روایت ہے کہ:

"آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا۔ اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں بلامبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو۔"

(حیاتِ طیبہ از شیخ عبدالقادر سوداگرمل ، ایڈیشن 2017ء،صفحہ 14)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

" مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بڑی تقطیع کے قرآن شریف پر تلاوت فرما رہے تھے۔ اونچی آواز سے پڑھ رہے تھے اور ہر لفظ پر انگلی رکھتے تھے۔ گویا قرآن شریف کی تلاوت سے جہاں زبان اس کو پڑھنے کی برکت حاصل کر رہی ہے اور آنکھوں کو یہ ثواب ہے کہ وہ اسے دیکھ رہی ہیں اور کان اسے سننے کا اجر پا رہے ہیں۔ وہاں انگلی اور ہاتھ بھی اس سعادت سے محروم نہ رہیں۔"

(ذکر حبیب تقریر جلسہ سالانہ 1956ء۔صفحہ 16-17)

"آپ کے بچپن کے ساتھی لالہ ملاوامل کی گواہی ہے۔آپؑ کو قرآن سے بھی خاص عشق تھا۔ آپؑ ہمیشہ رات کو دو تین بجے کے قریب اٹھتے اور نماز شروع کر دیتے بہت اطمینان سے نما زپڑھ کر پھر قرآن شریف پڑھتے۔ پھر صبح کی نماز پڑھتے۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سو جاتے۔ اس سونے کو آپ نوری ٹھونکا کہتے۔ اس کے بعد سیر کو جاتے اور سیر میں بھی دینی باتوں میں مصروف رہتے۔"

(روزنامہ الفضل قادیان۔24/دسمبر 1935ء،صفحہ 5)

حضرت حکیم محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شور کوٹ روڈ بیان کرتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخری تین چار سالوں کے علاوہ پہلے یہ معمول تھا کہ صبح کی نماز مسجد مبارک قادیان میں ادا فرما کر حضور گھر میں آتے ہی تلاوت قرآن کریم فرمانا شروع کر دیتے۔ گو تلاوت جلدی جلدی فرماتے لیکن ہر لفظ نہایت صفائی سے سمجھ آتا تھا اور حضور عموماً ٹہل کر تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ عموماً ایک سپارہ روزانہ تلاوت فرماتے تھے کبھی کبھی ایک منزل قرآن کی بھی تلاوت فرما لیا کرتے تھے (قرآن کریم کو سات حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ کو منزل کہتے ہیں) خاکسار کا معمول تھا کہ جونہی حضور تلاوت کے لئے قرآن لیتے تو خاکسار بھی قرآن لے کر بیٹھ جاتا اور حضور کی تلاوت کے ساتھ ساتھ تلاوت کرتا جاتا اور اس طرح جو میری تلاوت میں غلطیاں پائی جاتیں ان کو اس وقت درست کر لیتا۔ تلاوت کے بعد حضور سیر کے لئے باہر تشریف لے آتے۔

(ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔اکتوبر 1974ء،صفحہ 30)

حضرت مولوی رحیم بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں قادیان میں آیا۔حضور جس کمرے میں تشریف رکھتے تھے۔ خاکسار اس کمرے کے باہر سویا ہوا تھا۔ رات کو عاجز کی آنکھ کھلی تو کیا سنتا ہوں کہ حضور چلا چلا کر قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب سے عشق کا اظہار کرتا ہے۔

(الحکم 21/جولائی 1934ء،صفحہ 4)

اپنے آقا کا غلام ، عاشق قرآن کس کس انداز میں تلاوت کیا کرتا تھا۔حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلاوت قرآنی کے واقعات عجیب و غریب ہیں اور ان کی متواتر شہادت ان لوگوں سے ملی ہے جنہوں نے بلاواسطہ آپؑ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپؑ کے کلام میں ایک درد، رقت اور محبت کی لہر ہوتی تھی، باوجودیکہ اس میں موسیقی کا رنگ نہ ہوتا تھا۔ مگر اس میں بے انتہا جذب اور کیف آور لہر ہوتی تھی۔ آپؑ کے قرآن مجید پڑھنے کے کئی طریق تھے۔بعض اوقات آپؑ قرآن مجید کو اس نیت سے پڑھتے تھے جب کہ آپ کو کوئی مضمون لکھنا ہوتا تھا۔

اس کا رنگ بالکل الگ تھا۔بعض اوقات قرآن مجید کی تلاوت اللہ تعالیٰ سے محبت وعشق کی کیفیت میں ایک ہنگامہ خیز کیف پیدا کرنے کے لئے کرتے تھے اور یہ علی العموم آپؑ رات کو فرماتے تھے جب کہ دنیا سوئی ہوتی تھی۔اس وقت آپؑ گنگنا کر قرآن مجید پڑھتے اور آپؑ پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہوتی تھی۔"

(الحکم 21/جولائی 1934ء،صفحہ 4)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عاشقانہ تلاوتِ قرآن کریم کا انداز:

شمس العلماء جناب مولانا سید میر حسن صاحب (استاد علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال) حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قیام سیالکوٹ کے ذکر میں فرماتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پُرمعاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

(سیرۃ المہدی، حصہ اوّل ازحضرت مرزابشیراحمد صاحبؓ،جلد اوّل ،صفحہ252)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بوجہ بیماری مسجد میں تشریف نہ لے جاسکتے تھے تو اکثر مغرب اور عشاء کی نماز گھر میں باجماعت ادا فرماتے اور عشاء کی نماز میں قریباً بلاناغہ سورہ یوسف کی یہ آیات تلاوت فرماتے مجھے خوب یاد ہے کہ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ سے لے کر أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ تک کی آیات آپؑ اس قدر دردناک لہجہ میں تلاوت فرماتے کہ دل بیتاب ہو جاتا ہے وہ آواز آج تک میرے کانوں میں گونجتی ہے۔"

(تفسیر کبیر۔جلد چہارم،صفحہ505)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تلاوت کے آداب بہت ہی پیارے انداز میں بیان فرمائے ہیں آپ فرماتے ہیں:

"قرآن شریف تدبر وتفکر وغور سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ رُبَّ قَارٍ يَلْعَنُهُ الْقُرْآنُ۔یعنی بہت ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں۔(پڑھنے والے ہیں کہ)جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔"

فرمایا:

"تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خداتعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خداتعالیٰ کے عذاب سے خداتعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر وغور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔"

(ملفوظات۔جلد 5،ایڈیشن 1988ء،صفحہ 157)

" قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(بقیہ صفحہ 31)

اطاعت بھی عبادت ہوگئی ہے

اطاعت بھی عبادت ہو گئی ہے
عقیدت بھی سعادت ہو گئی ہے

خدا کا فضل ہے میرا سہارا
ترقی میری قسمت ہو گئی ہے

ترے لہجے میں شیرینی غضب ہے
تمہیں سننے کی عادت ہو گئی ہے

زبان حال نے روداد کہہ دی
مجھے تھوڑی سہولت ہو گئی ہے

ہوائیں اپنے حق میں چل رہی ہیں
تمناؤں میں وسعت ہو گئی ہے

خلیفہ کی دعائیں مل رہی ہیں
خلافت سے محبت ہو گئی ہے

ہر اک منزل مری خاطر بنی ہے
مری رہبر خلافت ہو گئی ہے

مجھے پسپائی کا دھڑکا نہیں ہے
مری ضامن خلافت ہو گئی ہے

خلافت ہو سلامت تا قیامت
یہ ہم پر خاص رحمت ہو گئی ہے

(محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ)

سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ

مکرم ابی نوم صاحب

سپریم کورٹ کا ایک حالیہ فیصلہ آج کل میڈیا کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اتنی سی بات کا، کہ ایک احمدی کو ایک ایسے جرم کا ملزم کر کے، جو بنتا ہی نہ تھا 13 ماہ بعد عدالت عالیہ نے ضمانت پر رہا کر دیا، بتنگڑ بنایا گیا۔ مولویوں، مذہب کے نام پر سیاست کرنے والوں اور آنکھیں بند کر کے ان کے پیچھے چلنے والے لاعلم عوام میں سے بعض نے خوب بیان بازی کی اور احمدیوں کو ڈرانے دھمکانے کے ساتھ ساتھ چیف جسٹس صاحب کو بھی خوب رگیدا۔ حتیٰ کہ عدالت نے نہ صرف اپنی صفائی میں ایک وضاحتی بیان جاری کیا بلکہ مزید غور کے لئے کارروائی کا آغاز بھی کر دیا۔

ناانصافی کا راج

المختصر ایک زمانے سے ناانصافی کے راج میں زندگی بسر کرتے ہوئے حالات اس نہج کو پہنچ گئے ہیں کہ اب معمولی سا انصاف بھی اجنبی لگ کر نظروں میں کھٹکنے لگتا ہے۔ چیف جسٹس صاحب نے اپنے فیصلہ میں کئی آیات قرآنیہ کی یاد دہانی کرائی ہے۔ لیکن درج ذیل آیت بھی ضروری طور پر قابل ذکر ہے جس کے مطابق قرآن کریم مذہب کی بنیاد پر ناانصافی کا مخالف ہے اور اختلاف عقیدہ کے باوجود مومنوں کو سختی سے عدل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا قف

(سورۃ مائدہ 9:5)

ترجمہ: اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو!

اس حکم کو نظر انداز کر کے یہ سوچ عام ہوئی ہے کہ احمدیوں پر قرآنی اور آئینی آزادیوں کا اطلاق کوئی ضروری نہیں اور جس کے تحت اس فیصلے پر قرآن اور آئین کے حوالوں پر ایک مولوی صاحب کو یہ تبصرہ کرنے کی جرات ہوئی کہ

"جج صاحب! آپ یہ بھول گئے کہ یہ مقدمہ ایک قادیانی کا ہے۔"

اور وائس آف امریکہ کی اردو ویب سائٹ پر ایک مضمون میں ایک وکیل صاحب کا یہ بیان درج ہوا:

"سپریم کورٹ کے فیصلے میں ایک سقم یہ بھی ہے کہ عدالت نے فیصلے میں کہا کہ دین میں جبر نہیں ہے اور کسی بھی مذہب کو اپنے اعتقادات کی ترویج کی اجازت ہے۔ لیکن اس بارے میں آئین کے آرٹیکل 20 کی تشریح اور 'امتناع قادیانیت ایکٹ 1984ء' کے بارے میں سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بینچ کا فیصلہ موجود ہے۔"

ان کے بقول سپریم کورٹ امتناع قادیانیت ایکٹ 1984ء میں قرار دے چکی ہے کہ قادیانیوں کو اپنی چار دیواری کے اندر عبادت کرنے کا حق حاصل ہے لیکن انہیں یہ حق حاصل نہیں کہ وہ شعار اسلام کو اپناتے ہوئے اپنے مذہب کی ترویج کر سکیں۔ اس صورتِ حال میں سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بینچ کا فیصلہ دو رکنی بینچ پر بائنڈنگ ہے اور اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

گویا متذکرہ آئینی آرٹیکل، ایکٹ اور پانچ رکنی بینچ کا فیصلہ قرآنی اصول پر فائق ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بنیادی فیصلہ طلب بات

اب جب کہ اس معاملہ پر عدالت نظر ثانی کر رہی ہے مناسب اور ضروری ہو گا کہ اس بنیادی امر کا فیصلہ بھی ہو جائے کہ ملک کا قانون اول قرآن کریم ہے اور اگر آئین کی کوئی شق قرآنی فیصلے "دین میں کوئی جبر نہیں" سے متصادم یا متجاوز ہے تو اس کی درستگی ہونی ضروری ہے۔ جیسے آئین کی دوسری ترمیم جو جبری طور پر کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کرتی ہے۔ اور جو آنحضرت ﷺ کی سنت سے ثابت اس اصول کے بھی خلاف ہے کہ ایک شخص کا مذہب وہی ہے جس کا وہ خود اعلان کرتا ہے۔

دوسرے اگر مجموعہ تعزیرات کی کوئی دفعہ جو قرآن کے اس اصول اور اس اصول کے تحت بنے ہوئے ملکی آئین سے متصادم ہے تو اسے قلم زد کیا جانا چاہئے جیسے دفعہ 295-C۔

فیصلے کی کچھ تفصیل

اس فیصلہ سے متعلق چند امور درج ذیل ہیں۔

1۔ پس منظر

چھ دسمبر 2022ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک عہدیدار کی مدعیت میں تھانہ چناب نگر میں ایک خاتون سمیت پانچ افراد کے خلاف ایک مقدمہ درج ہوا۔ ایف آئی آر میں مدعی کے مطابق سات مارچ 2019ء کو مدرسۃ الحفظ عائشہ اکیڈمی کی سالانہ تقریب کے دوران مبینہ طور

پر تحریف شدہ قرآن کی تفسیر "تفسیر صغیر" 30 بچوں اور 32 بچیوں میں تقسیم کی گئی۔

مدعی کے مطابق ممنوعہ تفسیر کی تقسیم کا یہ عمل قرآن ایکٹ 2011ء کی دفعات 7 مع 9 اور تعزیرات پاکستان کی دفعات 295 بی اور 295 سی کی خلاف ورزی تھی۔ اور اپیل کی کہ تقریب کا اہتمام کرنے والے اور تحریف شدہ قرآن تقسیم کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

بعد میں پولیس نے سات جنوری 2023ء کو مبارک احمد ثانی صاحب کو گرفتار کرلیا۔ جبکہ ایف آئی آر میں ان کا نام شامل نہیں تھا۔

چھ ماہ بعد 10 جون 2023ء کو ایڈیشنل سیشن جج اور گرفتاری کے گیارہ ماہ بعد 27 نومبر 2023ء کو لاہور ہائی کورٹ نے ملزم کی درخواست ضمانت مسترد کی۔ اس پر فرد جرم سے بعض الزامات کے حذف اور ضمانت کا یہ معاملہ سپریم کورٹ پہنچا۔ اور اعلیٰ عدالت نے چھ فروری 2024ء کو فیصلہ سناتے ہوئے انہیں پانچ ہزار روپے کے مچلکوں کے عوض فوراً ضمانت پر رہا کرنے کا حکم جاری کیا۔

2۔ فیصلہ کے دو حصے

فیصلے میں عدالت نے درخواست گزار کی دونوں درخواستوں پر علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے۔

پہلا۔ الزامات کا حذف

عدالت نے قرار دیا کہ کیونکہ پنجاب قرآن ایکٹ 2011ء میں ترمیمی قانون 2021ء کے ذریعہ کسی ممنوعہ کتاب کی تقسیم/ اشاعت کو جرم بنایا گیا تھا اور جیسا کہ ایف آئی آر میں لکھا ہے کہ کتاب کی تقسیم کا یہ واقعہ اس سے قبل 2019ء کا ہے اس لئے درخواست گزار پر یہ فرد جرم عاید نہیں کی جاسکتی۔

جہاں تک دفعات 295-B اور 295-C کا تعلق ہے ایف آئی آر میں ایسا کچھ ذکر نہیں جس سے ان دفعات کے تحت جرائم تشکیل پاتے۔ چالان بھی اس کے متعلق خاموش ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج لالیاں کی جانب سے عائد فرد جرم مجموعہ تعزیرات کی ان دفعات کے تحت جرائم کی حد تک فرد جرم ضابطہ فوجداری 1898ء کے انیسویں باب کے مطابق نہیں۔

اس لئے درخواست گزار کے خلاف فرد جرم سے پنجاب قرآن ایکٹ 2011ء کی دفعہ 7 مع 9 اور مجموعہ تعزیرات کی دفعات 295-B اور 295-C کو حذف کیا جاتا ہے۔

دوسرا۔ ضمانت

عدالت نے قرار دیا کہ چونکہ درخواست گزار کے جرم کی زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ ہے جو وہ پہلے ہی قید میں گزار چکا ہے اس لئے مزید قید آئین کی دفعات 9 اور 10A میں دیئے گئے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ نیز آئین کی دفعہ 4 نے یہ طے کیا ہے کہ ہر شہری کو قانون کا تحفظ حاصل ہو اور اس سے قانون کے مطابق سلوک ہو۔ درخواست گزار کے ساتھ قانون کے مطابق سلوک نہیں ہوا۔

اس لئے اپیل کو منظور کرتے ہوئے معترضہ حکم ناموں کو منسوخ کیا جاتا ہے اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ درخواست گزار کو پانچ ہزار روپے کے ذاتی مچلکے پر فوراً ضمانت پر رہا کیا جائے۔

3۔ سپریم کورٹ کی وضاحت

6 فروری کے فیصلہ کے کئی دنوں بعد اچانک سوشل میڈیا پر اس کے خلاف مہم شروع ہوئی اور چیف جسٹس فائز عیسیٰ قاضی کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ سپریم کورٹ نے اس کا نوٹس لیا اور ایک وضاحتی بیان جاری کیا۔ اس اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ:

- الیکٹرانک، پرنٹ، سوشل میڈیا پر سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کی غلط رپورٹنگ ہو رہی ہے، سپریم کورٹ کے فیصلے کی غلط رپورٹنگ کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہیں۔
- ایسا تاثر دیا جارہا ہے جیسے سپریم کورٹ نے دوسری آئینی ترمیم (مسلمان کی تعریف) سے انحراف کیا۔
- یہ غلط تاثر دیا جارہا ہے کہ 'مذہب کے خلاف جرائم' پر مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ختم کرنے کا کہا گیا۔
- مزید کہا گیا کہ کوئی سمجھتا ہے فیصلے میں کسی اسلامی اصول کی غلطی ہوئی تو اصلاح اہل علم کی ذمہ داری ہے، کوئی سمجھتا ہے آئینی و قانونی شق کی فیصلے میں غلطی ہوئی تو اصلاح اہل علم کی ذمہ داری ہے، تصحیح اور اصلاح کے لیے آئینی اور قانونی راستے موجود ہیں، چیف جسٹس اور سپریم کورٹ نے کسی کو نظر ثانی سے نہ پہلے روکا نہ اب روکیں گے، عدالتی فیصلوں پر مناسب اسلوب میں تنقید بھی کی جاسکتی ہے۔

4۔ تنقید اور نکتہ چینی

اس کے باوجود اس فیصلہ پر نکتہ چینی جاری ہے۔ یوٹیوب پر بہت سے عام افراد کے ساتھ محمد تقی عثمانی صاحب، مفتی منیب الرحمان صاحب، ہشام الٰہی ظہیر صاحب، سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے بھی بیانات دئے۔ کہی گئی بیشتر باتوں میں سچ اور واقعہ کا خیال نہیں رکھا گیا۔

چند مثالیں

- یہ کہا گیا کہ 2011ء کے پنجاب ایکٹ میں بھی یہ جرم تھا اور اس کی سزا تین سال تھی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اصل ایکٹ میں یہ سزا صرف ممنوعہ کتاب کے پرنٹر پبلشر کے لئے تھی۔ جب کہ 2021ء میں ترمیم کے بعد اس کی تقسیم کو بھی جرم قرار دیا گیا۔
- خلاف واقعہ یہ کہا گیا کہ ایک قادیانی تفسیر صغیر

مسلمانوں میں یا چناب نگر میں گھر گھر تقسیم کر رہا تھا۔

- خلاف اصول یہ کہا گیا کہ آیات قرآنی اور آئین میں دی گئی مذہبی آزادی کے حوالے بغیر یہ دیکھے دیئے گئے کہ مقدمہ قادیانی کا ہے۔
- قانون کو بالائے طاق رکھ کر کہا گیا کہ تفسیر صغیر کو تلف کرنے کا کیوں فیصلہ نہیں کیا گیا۔
- قانون کی نفی کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ چاہئے تھا کہ چیف جسٹس 2021ء کی قانونی ترمیم کا اطلاق ماقبل سے کرواتے۔
- خلاف مشاہدہ یہ کہا گیا کہ قادیانی مسلمانوں پر جبر کرتے ہیں۔
- خلاف اصول اور ظلم کے ساتھ تفسیر صغیر کے ترجمہ اور تفسیر کے دوسرے رائج ترجموں سے فرق کو تحریف کا نام دیا گیا۔

5۔فیصلہ کے مثبت پہلو

سپریم کورٹ کے اس فیصلہ کی درج ذیل اصولی باتیں مثبت ہیں اور اگر انتظامیہ اور ماتحت عدلیہ آئندہ ان کا خیال رکھے تو یہ انصاف کی طرف ایک قدم ہوگا۔

- عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ آئین کی دفعہ 12(1) نے قرار دیا ہے کہ کسی کو بھی کسی ایسے جرم کی سزا نہیں دی جاسکتی جسے کرتے وقت وہ کام کسی قانون کے تحت جرم کی تعریف میں نہ ہو۔
- عدالت نے لکھا کہ عقیدے سے متعلق مسائل سے نمٹتے وقت عدالتوں پر لازم ہے کہ بہت احتیاط سے کام لیں۔اسلامی عقیدے کی بنیاد قرآن شریف پر ہے۔سورۃ البقرہ آیت 256 میں قرار دیا گیا ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں کی جاسکتی۔
- عدالت نے فیصلے میں لکھا کہ دین کے معاملے میں جبر سے آخرت میں محاسبہ کے متعلق خدائی نظام کی بھی خلاف ورزی ہوتی ہے۔رسول اللہ ﷺ تک کو خالق نے یہ کہا تھا کہ ان کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے اور وہ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کریں گے۔جیسا کہ قرآن شریف کی سورۃ الرعد 14:13، اور سورۃ ہود 99:11 میں تصریح کی گئی ہے۔عقیدے کی آزادی اسلام کے بنیادی تصورات میں سے ہے لیکن افسوس ہے کہ دینی امور میں جذبات مشتعل ہوجاتے ہیں اور قرآنی فریضہ بھلا دیا جاتا ہے۔
- فیصلے میں کہا گیا کہ قرآن کا تقاضا ہے کہ تمام اہم امور سے متعلق غور وفکر کیا جائے اور سوچا جائے (سورۃ النحل 44:16 اور سورۃ یونس 24:10)۔اس مقدمہ سے وابستہ تمام افراد کو ایسا کرنا چاہئیے لیکن اس کیس سے وابستہ تمام افراد کا زور یہ ثابت کرنے پر تھا کہ قرآن کی بے حرمتی کی گئی اور اللہ کے آخری رسول کی توہین کی گئی ہے۔انہیں سورۃ حجر کی آیت 9(9:15) پر بھی غور کرنا چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”بے شک ہم نے ہی یاد دہانی نازل کی ہے اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“
- عدالت کا کہنا تھا کہ قرآن کے اس اصول کو ”کہ دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ہے“، آئین میں ایک بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔آئین کی دفعہ 20 کی شق (اے) طے کرتی ہے کہ ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے، اس پر عمل کرنے اور اسے بیان کرنے کا حق ہوگا۔ دفعہ 20 کی شق (بی) کہتی ہے کہ ’ہر مذہبی گروہ اور اس کے ہر فرقے کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، ان کی دیکھ بھال اور ان کے انتظام کا حق ہوگا۔‘ آئین کی دفعہ 22 یہ لازم اور مقرر کرتی ہے کہ ’کسی مذہبی گروہ یا فرقے کو کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں جس کا انتظام کلی طور پر اس گروہ یا فرقے کے پاس ہو، اس گروہ یا فرقے کے طلبہ کو مذہبی تعلیم دینے سے نہیں روکا جائے گا۔‘ آئین میں درج ان بنیادی حقوق سے انحراف یا گریز نہیں کیا جاسکتا۔
- فیصلے میں کہا گیا کہ اگر ریاست کے حکام صرف قرآن شریف پر عمل اور آئین پر غور کرتے اور قانون کا جائزہ لیتے تو مذکورہ بالا جرائم کے متعلق ایف آئی آر درج نہ کرائی جاسکتی۔
- فیصلے میں کہا گیا ہے کہ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مذہب کے خلاف جرائم سے نمٹتے ہوئے جذبات حقائق کی جگہ لے لیتے ہیں جیسا کہ لگتا ہے اس مقدمے میں بھی ہوا ہے اور نجی شکایت کنندگان ریاست کی جگہ آجاتے ہیں اگرچہ ان جرائم کی نوعیت ایسی ہے کہ یہ کسی فرد یا نجی جائیداد کے خلاف نہیں ہیں۔

مذہبی آزادی کے قرآنی احکام

اوپر مذکور دین میں جبر نہ ہونے کی بنیادی تعلیم اور غیروں سے بھی انصاف کرنے کے حکم کے ساتھ ساتھ قرآن کریم مذہبی آزادی، رواداری اور اختلاف عقیدہ کے باوجود باہم اچھے معاشرتی تعلقات کی درج ذیل روشن تعلیم بھی دیتا ہے:

1. ہر شخص کو آزادی ہے کہ جو مذہب چاہے اختیار کرے اور جس کا چاہے انکار کرے

چونکہ دین میں جبر نہیں اس لئے قرآنِ کریم یہ آزادی دیتا ہے کہ ہر شخص جو مذہب چاہے اختیار کرسکتا ہے۔جیسا کہ فرمایا:

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

(سورۃ الکہف 30:18)

ترجمہ: جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے۔

2. دین حق سے ارتداد پر دنیا میں کوئی مواخذہ نہیں

اسی آزادی کے تحت قرآن مرتد کی کوئی دنیوی سزا مقرر نہیں کرتا اور یہی فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص دین حق قبول کرتا ہے اور پھر اس سے ارتداد کر لیتا ہے بلکہ بار بار اس عمل کو دہراتا ہے تب بھی ایسے لوگ اس جرم کی سزا آخرت میں پائیں گے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَہُمۡ

(سورۃ النساء 4: 138)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے پھر انہوں نے انکار کر دیا پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر کفر میں (اور بھی) بڑھ گئے۔ اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کر سکتا۔

3. مذہبی پیشواؤں کی حرمت کے قیام کا سنہری اصول

ہر مذہب کو ماننے والے اپنے پیشواؤں کو قابل احترام گردانتے ہیں۔ قرآن کریم مومنوں کو یہ تعلیم دے کر کہ ہر قوم میں پیغمبر بھیجے گئے ہیں ان سب کے احترام کو قائم کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ فرماتا ہے:

وَّلِکُلِّ قَوۡمٍ ہَادٍ (سورۃ الرعد 13: 8)

ترجمہ: اور ہر ایک قوم کے لئے ایک ہادی ہے۔

4. دوسروں کے مقدسین کو برا کہنے کی ممانعت

عدم احترام کے نتیجہ میں پیدا ہو سکنے والے فساد کو روکنے کے لئے قرآن مومنوں کو انہیں بھی برا کہنے سے روکتا ہے جنہیں مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ یہ قرآنی حکم اس طرح ہے:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ

(سورۃ الانعام 6: 109)

ترجمہ: اور تم انہیں جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں گالیاں نہ دو۔ ورنہ تو وہ دشمن ہو کر جہالت کے سبب اللہ کو گالیاں دیں گے۔

5. اختلاف مذہب کے باوجود مشترک عقائد کی بنیاد پر تعاون کی تعلیم

اختلاف مذہب کے باوجود قرآن کریم افراد اور اقوام کے باہم تعاون کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اس کے لئے یہ روشن اصول مقرر کرتا ہے کہ مشترک باتوں کو اہمیت دے کر اس تعاون کو فروغ دیا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ

(سورۃ آل عمران 3: 65)

ترجمہ: تو کہہ دے اے اہل کتاب آؤ ایک بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔

6. بلا امتیاز تعاون برائے قیام امن

قرآن کریم اختلاف عقیدہ کو باہم تعاون اور خاص طور پر قیام امن کی راہ میں روک بنانے سے منع فرماتا ہے اور اس بارے میں مومنوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ:

وَاِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اسۡتَجَارَکَ فَاَجِرۡہُ

(سورۃ التوبہ 9: 6)

ترجمہ: اور مشرکوں میں سے اگر کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے۔

7. غیروں کی خوبیوں کا کھلا اعتراف

اختلاف عقیدہ کے باوجود دوسروں کی خوبیوں کا برملا اعتراف قرآن کریم کی ایک اور روشن تعلیم ہے۔ چنانچہ عملاً مخالف اہل کتاب میں پائی جانے والی ایک خوبی قرآن کریم نے ہمیشہ کے لئے یوں محفوظ فرمائی:

وَمِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡہُ بِقِنۡطَارٍ یُّؤَدِّہٖۤ اِلَیۡکَ ۚ

(سورۃ آل عمران 3: 76)

ترجمہ: ان اہل کتاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال بھی بطور امانت رکھ دو تو وہ تمہیں واپس کر دیں گے۔

8. غیروں سے حسن سلوک کی تعلیم

مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے مابین پر امن اور خوشگوار تعلقات کے قیام کے لئے مندرجہ بالا اصولوں کے ساتھ قرآن کریم اپنے ماننے والوں کو امن پسند غیروں سے حسن سلوک، منصفانہ برتاؤ اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس اعلیٰ تعلیم کے الفاظ ہیں:

لَا یَنۡہٰىکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَلَمۡ یُخۡرِجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡہُمۡ وَتُقۡسِطُوۡۤا اِلَیۡہِمۡ ؕ

(سورۃ الممتحنہ 60: 9)

ترجمہ: جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں قتال نہیں کیا اور نہ تمہیں بے وطن کیا، ان کے ساتھ احسان کرنے اور انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنے سے اللہ تمہیں نہیں روکتا۔

مذہبی رواداری کی سنت رسول ﷺ

اس روشن تعلیم پر آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ نے جس طرح عمل کر کے دکھایا اس کے بیسیوں واقعات موجود ہیں۔ بطور مثال ایک پہلو یہ ہے:

یہ آپ ﷺ کا اپنی مسجد کو غیر مسلموں کے لئے کھلا رکھنا تھا۔ جیسا کہ درج ذیل دو واقعات سے ظاہر ہے:

الف۔ نجران کے عیسائی

فتح مکہ کے بعد دس ہجری میں نجران کے عیسائیوں کا 60 افراد پر مشتمل ایک وفد مدینہ آیا۔ دوران گفتگو ان کی نماز کا وقت آ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو مسجد میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کی اجازت دی۔ چنانچہ عیسائیوں نے مسجد نبوی ﷺ میں مشرق کی طرف منہ کر کے عبادت کی۔ (زرقانی۔ جلد 2، صفحہ 135)

ب۔ طائف کا مشرک سردار

فتح مکہ کے بعد طائف سے بنو ثقیف کے مشرکین کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کی سربراہی عبد یالیل نامی وہی سردار کر رہا تھا جس نے آنحضرت ﷺ کے سفر طائف کے دوران آپ کو انتہائی دکھ دیا تھا۔ اس وفد کے قیام کے لئے حضور ﷺ نے مسجد نبوی میں خیمے نصب کروائے۔ بعض صحابہ نے یہ بھی کہا کہ:

"آپ ان کو مسجد میں ٹھہراتے ہیں حالانکہ وہ مشرک ہیں اور مشرک نجس ہوتے ہیں۔"

آپ نے فرمایا کہ:

ارشادِ الٰہی اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (سورۃ التوبہ 28:9) میں د ل کی طرف اشارہ ہے۔ جسموں کی ظاہری گندگی مراد نہیں۔ اور نہ کوئی انسان ان معنوں میں پلید ہے۔ کیونکہ سب انسان پاک ہیں اور وہ ہر مقدس سے مقدس جگہ میں بلا روک ٹوٹ جاسکتے ہیں۔

(احکام القرآن۔ جلد 3، صفحہ 109 بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا از ملک سیف الرحمن صاحب، صفحہ 23)

حرفِ آخر

حکومت، انتظامیہ، عدلیہ اور میڈیا کی مسلسل اس رخ پر ایسی مثبت کوششوں سے ہی کسی وقت یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ عوام الناس میں یہ احساس پیدا ہو کہ محبت رسول ﷺ کا اظہار ناانصافیاں، حق تلفیاں، گالم گلوچ، ظلم اور زیادتیاں نہیں بلکہ رحمت عالم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا ہے۔ اور تب ہی ملک میں نفرتوں اور دشمنیوں کے اندھیرے چھٹ کر امن و آشتی اور بھائی چارہ کا چلن ہو گا۔

ایک اصلاح اور ایک اضافہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے جنوری 2024ء کے شمارہ میں یادِ رفتگان کے عنوان سے مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب کا مختصر ذکر خیر شائع ہوا تھا۔ مرحوم کے نانا کا نام حضرت جانن دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا نہ کہ چانن دینؓ۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

بیت الاسلام مشن ہاؤس کے مخلص رضار کار مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب نے درخواست کی ہے کہ "اباجان خواجہ حبیب اللہ صاحب نے زندگی کے آخری ایام میں تین سال میرے داماد مکرم عابد مقصود صاحب، میری بیٹی محترمہ لبنیٰ مقصود صاحبہ اور میرے ساتھ گزارے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمیں ان کی خدمت کا موقع ملا۔" منہ

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ان کے تمام خدمت گزاروں کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

*****

آچکی حقہ خلافت دورِ ثانی کے لیے

اس زمیں پر اِک نظامِ آسمانی کے لیے
آچکی حقہ خلافت دورِ ثانی کے لیے

"دیں کی نصرت کے لیے اِک آسماں پرشور ہے"
ہیں فرشتے مستعد اس کامرانی کے لیے

شان و شوکت سب مسلمانوں کی مٹی ہو چکی
احمدی ہیں اَب حَرم کی پاسبانی کے لیے

کچھ نہیں ہم کو غرض دنیا کے تاج و تخت سے
ہم تو آئے ہیں دلوں پر حکمرانی کے لیے

باغِ دینِ مصطفیٰؐ کا خود محافظ ہے خدا
وہ خبر رکھتا ہے اس کی باغبانی کے لیے

ایک مردِ فارسی کو اپنا مہدی مان کر
ہوچکیں تیار قومیں میزبانی کے لیے

جو خدا والے ہوں ان کے ساتھ ہوتا ہے خدا
تائیدیں ان کی وہ کرتا ہے نشانی کے لیے

جو بہتّر مل کے فتویٰ دے چکے ہیں کفر کا
باعثِ اعزاز ہے ہر قادیانی کے لیے

ابرِ رحمت نے کیا سیراب پھر سے دہر کو
تم ابھی تک منتظر بیٹھے ہو پانی کے لیے

"در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری"
ایک نصب العین ہے یہ ہر جوانی کے لیے

قادرِ مطلق کی تقدیروں سے لڑ سکتے نہیں
گو عدو مل جائیں سب نقصاں رسانی کے لیے

جو ظفرؔ قائم ہوا ہے یہ الٰہی سلسلہ
راستہ ہے اِک حیاتِ جاودانی کے لیے

(مکرم مبارک احمد ظفر صاحب لندن)

انٹرنیشنل کونسل آف آرٹس کینیڈا کے زیر اہتمام

مکرم پروفیسر کرامت راج، مکرم عبدالکریم قدسی
اور مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پرویز پروازی کی یاد میں ایک مشاعرہ

رپورٹ: مکرم ظفر زکریا خان صاحب

مکرم پروفیسر کرامت راج

مکرم عبدالکریم قدسی

مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پرویز پروازی

یہ حقیقت ہے کہ ہر ذی روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، جو اس دنیا میں آیا ہے اسے جانا ہے، اس دنیا میں آنے والے ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی خصوصیت سے نوازا ہے مگر اس کے کچھ بندے ایسے ہیں جن پر اس کی خصوصی نظر کرم ہوتی ہے اور وہ ان سے ایسے ایسے کام لے لیتا ہے کہ ان کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اپنے کاموں کی وجہ سے نہ صرف لوگوں کے دلوں میں بلکہ تاریخ میں زندہ رہتے ہیں، زندگی کے مختلف شعبوں میں لوگوں نے اپنا نام اور مقام بنایا ہے، ایسی ہی تین شخصیات پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پرویز پروازی، پروفیسر کرامت راج اور عبدالکریم قدسی کو یاد کرنے اور ان کی ادبی، تعلیمی اور سماجی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے، انٹرنیشنل کونسل آف آرٹس کینیڈا نے 25 / نومبر 2023ء کو ایوان طاہر میں ایک یادگار پروگرام ترتیب دیا۔

پہلے مرحلے میں ان شخصیات پر گفتگو اور دوسرے مرحلے میں مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب کی صدارت نائب امیر کینیڈا، شعروسخن کے دلدادہ اور محقق مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے کی۔ جب کہ نظامت کے فرائض آئی سی اے کے صدر جناب شعیب ناصر صاحب نے ادا کئے۔ ناظم مشاعرہ نے جناب عبدالحلیم طیب صاحب اور آئی سی اے کے ڈائریکٹر جناب بشارت ریحان کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی اور پروگرام کے اغراض و مقاصد بتائے۔ تقریب کا آغاز حسبِ روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت جناب ارشد محمود صاحب نے حاصل کی۔

مکرم ملک لال خاں صاحب
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا خطاب

امیر جماعت کینیڈا جناب لال خاں ملک صاحب اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ اور انہوں نے مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کی شخصیت پر روشنی ڈالی اور ان کے ساتھ پیش آنے والے کئی یادگار واقعات کا ذکر کیا۔ اور انہوں نے مرحومین کے درجات کی بلندی کی دعا بھی فرمائی۔

مکرم ہدایت اللہ ہادیؔ صاحب

جناب ہدایت اللہ ہادیؔ صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا نے بھی معروف شاعر، صاحب طرز ادیب، نقاد اور ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی مرحوم کی شخصیت پر بی بی سی لندن کے تبصروں پر گفتگو کی اور اپنا مضمون ''کچھ شکستہ داستانیں کچھ پریشاں تذکرے'' پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پروازی صاحب سے ان کا تعلق گزشتہ 64 برس سے تھا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پروازی صاحب 1958ء سے ہی تعلیم و تدریس سے وابستہ ہوگئے تھے اور یہ سفر کالجوں، دنیا کی معروف یونی ورسٹیوں میں تخلیقی اور تحقیقی کاموں میں نئے افق اور تالیف وتصنیف کی منزلیں طے کرتا ہوا اپنے عروج کو پہنچا اور دنیائے ادب میں ایک نام کمایا اور خاص طور پر سوانح عمریوں کے تنقیدی جائزوں میں اپنا لوہا منوایا۔ مکرم ہادی صاحب

کا پروازی صاحب سے متعلق مضمون ان کی یادیں، ان کی باتیں بذات خود اردو ادب کا ایک شہ پارہ تھا۔

مکرم عبدالحمید حمیدیؔ صاحب

جناب عبدالحمید حمیدی نے مرحوم عبدالکریم قدسی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ عبدالکریم قدسی صاحب پاکستان کے ضلع شیخو پورہ کے گاؤں ''کرتو'' میں 6، جون 1948 کو پیدا ہوئے۔ انہوں نے پنجابی فاضل کا امتحان پاس کیا، انہوں نے مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی۔ افسانے، کہانیاں، سفرنامے اردو/پنجابی میں شاعری، غزلیں، ماہیئے، ٹپے لکھے، وہ انتہائی آسان زبان استعمال کرتے۔ ان کی شاعری عام آدمی کی شاعری ہے۔ ان کے کئی گیت ریڈیو اور پاکستان ٹیلی ویژن سے نشر ہوئے اور انہیں بے شمار اعزازات سے نوازا گیا۔

مکرم شعیب ناصر صاحب

جناب شعیب ناصرؔ نے بتایا کہ پروفیسر کرامت راجپوت سے غائبانہ تعارف تھا۔ وہ ماہر تعلیم اور علم و ادب کی ایک قدآور شخصیت تھے، جب ہم کینیڈا آئے اور آئی سی اے کے ایک مشاعرے میں ان سے ملاقات ہوئی اور ان کا کلام سُنا، اس نے ان کا گرویدہ بنا لیا، اس کے بعد ان سے ملاقاتیں بھی رہیں اور فون پر بھی رابطہ رہا، وہ بلا شبہ قادر الکلام شاعر اور محبت کرنے والے پُرخلوص انسان تھے۔ ان کی تخلیقات انہیں ہمیشہ زندہ رکھیں گی۔

مکرم شعیب ناصر نے کہا پروفیسر کرامت راجپوت صاحب کی یہ تمام خوبیاں ان کے صاحبزادے احمد صفی راجپوت میں موجود ہیں۔ ان کا متبسم چہرہ، اندازِ بیان اچھوتا اور دل موہ لینے والا ہے۔ آپ خدمت خلق کے جذبے سے سرشار ہر نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

صدر مشاعرہ
مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب
کا مختصر علمی اور ادبی خطاب

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے کہا کہ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ قدسی صاحب کا تعلق ''کرتو'' سے تھا، ''کرتو'' ضلع شیخو پورہ کا ایک گاؤں ہے، یہاں کا چاول دنیا میں بے نظیر ہے اور عرب کے بادشاہوں اور ملکہ برطانیہ کے لئے بھی وہیں سے جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 78/77 میں میری پہلی پوسٹنگ شیخوپورہ میں وہیں تھی اور وہاں کے چاول کی خوشبو اب تک محسوس کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ فیض احمد فیض بھی کرتو کے تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی خلافت سے قبل ''کرتو'' تشریف لائے تھے، انہوں نے ایک جگہ فرمایا تھا کہ ''فیض احمد فیض، کرتو نے کیا عظیم شاعر پیدا کیا ہے۔'' صدر مشاعرہ نے مزید کہا کہ جس طرح کرتو کے چاول کی مہک ہے یا فیض صاحب کی شاعری کی مہک ہے، قدسی صاحب کی بھی ایک اپنی مہک ہے، بلا شبہ وہ ایک منکسر المزاج، سادہ اور عظیم شاعر تھے، ہم بلا توقف یہ کہہ سکتے ہیں کہ ''کرتو'' نے یہ شاعر بھی بڑا عظیم پیدا کیا تھا۔

پروفیسر کرامت راج صاحب کا ذکر کرتے ہوئے صدر مشاعرہ نے کہا کہ کرامت راج صاحب اپنی عظمت میں بہت بلند پایا تھے مجھے بڑا شوق رہا کہ ان سے ملوں جو کچھ مصروفیت کی وجہ سے ممکن نہ ہوسکا لیکن احمد صفی راجپوت صاحب سے اکثر ذکر ہوتا اور ان کے ذریعے میں سلام پہنچاتا، وہ شاعر بھی تھے اور علمی میدان میں بھی اپنا مقام رکھتے تھے انہوں نے اپنے سب بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔

انہوں نے عربی کا ایک شعر پڑھا اور اس کا ترجمہ تھا کہ جب تو دنیا میں آیا تو تُو رو رہا تھا اور لوگ خوش تھے جب تُو جائے تو ایسے کام ہوں کہ وہ رو رہے ہوں اور تُو ہنس رہا ہو اور خوش ہو۔

انہوں نے کہا کہ یہ تین وجود ایسے تھے جو علم و ادب کی دنیا میں یاد رکھے جائیں گے۔ انہوں نے ماسٹر عبدالمجید صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہمارے بہت محبوب اور صوفی منش انسان تھے جن کی کل ہی تدفین ہوئی ہے انہیں بھی ہم شامل کر لیتے ہیں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

اظہارِ تشکر

مکرم شعیب ناصر صاحب نے آخر پر محفل میں شریک شعراء کرام، تمام مہمانوں اور مشاعرے کے انتظامات میں معاونت کرنے پر جناب عبدالحمید حمیدی، جناب بشارت ریحان، جناب شجاع زکریا خان، جناب اریب احمد خان اور راقم الحروف (ظفر زکریا خان) کا شکریہ ادا کیا۔

جن شعرا نے اپنا کلام سامعین کی نذر کیا ان میں صدر مشاعرہ مولانا ہادی علی چوہدری، جناب رفیع رضا، جناب انصر رضا، جناب بشارت ریحان، جناب عبدالحمید حمیدی، جناب مقصود چوہدری، جناب نجیب اللہ ایاز، جناب شاہد تسنیم باجوہ، جناب محمود ناصر اور ناظم مشاعرہ جناب شعیب ناصر شامل تھے۔ ان میں سے چند شعرا کے کلام کے نمونے درج ذیل ہیں۔

صدر مشاعرہ مولانا ہادی علی چوہدری صاحب

جنت میں ہے ہر روح حسیں حور بہشتی
حرفوں کے پلٹنے سے ہی روح حور ہے بنتی
حقدار ہے جنت کا جو عظمت میں حسیں ہے
روح حور کی تصویر ہے سچ اور نہیں ہے

جناب رفیع رضا صاحب

دیکھے چلے جانے سے گزارا نہیں ہوتا
منظر سے نہ لپٹیں تو نظارہ نہیں ہوتا
یہ کارِ محبت ہے کئے جانے کی خاطر
کرتے چلے جائیں بھی تو سارا نہیں ہوتا

جناب انصر رضا صاحب

ہم دونوں ہیں جب بھی ملتے میں اور میرا خدا
راز و نیاز کی باتیں کرتے میں اور میرا خدا
اکثر جھوٹے ہیں دنیا میں سچے بہت قلیل
انسانوں پہ حسرت کرتے میں اور میرا خدا

جناب بشارت ریحان صاحب

جاتے جاتے دے گئے آنکھوں کو جو برسات ہے
ان کی جانب سے ملی مجھ کو یہی سوغات ہے
کانٹے کہاں نہیں ہیں محبت کی راہ میں
منزل کے پھول پھر بھی ہیں اپنی نگاہ میں
وہ دسترس میں اپنی نہیں اس کے باوجود
اک عمر کٹ گئی ہے کسی سے نباہ میں

جناب عبدالحمید حمیدی صاحب

اُجلے سے تَن کے من کے ہیں کالے پڑے ہوئے
قابض ہیں اختیار پہ سالے پڑے ہوئے
ساقی ہے منتظر کہ وہ میخوار کیا ہوئے
ویران سارے جام وپیالے پڑے ہوئے

جناب مقصود چوہدری صاحب

سوچ کی یاد میں ہنگامہ سدا رہتا ہے
دل کی کیا بات کہوں ہم سے خفا رہتا ہے
دوستو تُم میرے چہرے کو تو پڑھ کر دیکھو
میرا ہر درد تو چہرے پہ لکھا رہتا ہے

مقصود چوہدری صاحب نے پنجابی کلام بھی سُنایا جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

جناب عزیز منگلا صاحب

اور کتنوں کا لہو چاہئے اے دشمنِ جاں
لے تیرے سامنے سینوں کو سجا دیتے ہیں
ہم تو نفرت کا بھی دیتے ہیں محبت سے جواب
گالیاں سُن کے بھی دشمن کو دعا دیتے ہیں

جناب محمود ناصر صاحب

گھنے پیڑوں کی گاؤں کی مجھے چھاں یاد آتی ہے
خدا کو یاد کرتا ہوں مجھے ماں یاد آتی ہے
جگایا اس قدر ہم نے کہ ابدی نیند جا سوئی
جہاں لیٹی ہوئی ہے تو وہی تھاں یاد آتی ہے

جناب شاہد تسنیم باجوہ صاحب

کہیں پہ حرفِ بغاوت کہیں قصیدہ بھی
ستم شعار بھی ہم ہیں ستم رسیدہ بھی
ہماری فاقہ کشی کا سبب یہ اہل کرم
ہماری فاقہ کشی پہ ہیں آبدیدہ بھی

جناب ارشد محمود صاحب

صد مبارک ہو کہ ہو تُم قبلہ اوّل کے مکیں
خدا حفاظت کرے گا تُمہاری ہے مجھے پورا یقیں
فرشتے بھی تو لکھ رہے ہونگے حالِ مقتل کہیں
دجل بھی زمین بوس ہوگا دیکھے اپنا برا حال یہیں

ناظم مشاعرہ جناب شعیب ناصر صاحب

جو دیپ بُجھنے لگے تھے انہیں جلا بھی گیا
ذرا سی دیر کو آیا تھا اور رُلا بھی گیا
تیرے بغیر بتا کیسے زندگی کرتے
ترے فراق میں جینے کا حوصلہ بھی گیا
کچھ اس طرح تیری نسبت پہ آ گیا ہے یقیں

جناب نجیب اللہ ایازؔ صاحب

رقم جو دل پہ ہوئے ہیں وہ باب جھوٹے ہیں
جو خوشبوؤں سے جدا ہیں گلاب جھوٹے ہیں
کئے جو اہل جنوں نے سوال برحق تھے
دیئے جو اہلِ خرد نے جواب جھوٹے ہیں

آخر پر قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم پروفیسر کرامت راجپوت صاحب، مکرم عبدالکریم قدسی صاحب اور مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کی علمی، ادبی، تخلیقی، تاریخی اور جماعتی خدمات کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے. آمین!

مشاعرے کے شرکاء کی تصویری جھلکیاں

عید الاضحیٰ کے موقع پر

وہ احباب جماعت جو عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی مرکزی نظام کے تحت کروانا چاہتے ہیں وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق رقم جلد از جلد درج ذیل لنک کے ذریعہ 5/جون 2024ء سے قبل بھجوا دیں۔ تا کہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروا دیا جائے۔

www.amjinc.ca

قربانی بکرا = 200 ڈالر

قربانی گائے = 700 ڈالر

(ایک گائے میں سات حصے ہو سکتے ہیں۔ 100x7 = 700 ڈالر)

قربانی اونٹ = 1,610 ڈالر

(ایک اونٹ میں سات حصے ہو سکتے ہیں۔ 230x7 = 1,610 ڈالر)

خالد محمود نعیم

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

بقیہ از تلاوت قرآن کریم کے فضائل

اور خود اس میں ایک اثر ہے۔ عمدہ تقریر خوش الحانی سے کی جائے تو اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔ وہی تقریر ژولیدہ زبانی سے کی جائے (یعنی کہ واضح طور پر نہ ہو) تو اس میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جس شے میں خدا تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے اس کو اسلام کی طرف کھینچنے کا آلہ بنایا جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔"

(ملفوظات۔ جلد 4، ایڈیشن 1988ء، صفحہ 524)

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے غلام مسیح الزمان نے قرآن کریم سے بے مثال عشق کیا۔ ہمیں بتایا کہ قرآن کا نور پانا ہے تو اسے کعبہ بنا کر شب و روز اس کا طواف کرنا ہوگا۔ اور ہمیں پھر اس طواف کے اسلوب بھی سکھلائے۔ اگر ہم اُن اسالیب کو اپنائیں تو قرآن ہمارے دلوں میں نور بھر دے گا۔ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں کو صیقل فرماتے ہوئے اپنی اور اپنے پیارے رسول ﷺ کی محبت سے ہمارے قلب و نظر کو بھر دے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور قرآن کی جواہرات کی تھیلی سے ہمیں بھی کچھ بدخشانی لعل عطا ہوں جن تک اس زمانے میں ہمارے پیارے امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ کو رسائی ملی، نامعلوم کس روز یا کس شب کی تلاوت سے ہمیں مقصود حاصل ہو جائے۔ خدا کرے کہ ہم ایسے قرآن پڑھنے والوں میں سے نہ ہوں جن پر قرآن کی طرف سے لعنت ہو رہی ہو۔ آمین اللھم آمین!

ہماری جاں خلافت پر فدا ہے

ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے
دلوں کی تیرگی یکسر مٹائے
یہی ظلمات میں شمعِ ہدیٰ ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے

حصارِ امن و ایمان و یقیں ہے
کنارِ عافیت، حبلِ متیں ہے
جوارِ رَحمتِ خلدِ بریں ہے
خدا نے ہم پہ یہ احساں کیا ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے

خلافت سے ہے ہر اِک کامیابی
خدا کا قرب اس کی ہمکلامی
رہیں جس کے لیے صدیاں ترستی
یہ وہ آئینۂ خالق نما ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے

نبوت کا ہے اب فیضان جاری
خدا نے خود ہے یہ نعمت اُتاری
ہے واجب ہم پہ شکرِ ربِّ باری
ہمیشہ دَر دُعاؤں کا کُھلا ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے

عَلم اسلام کا لہرا رہا ہے
شکست اَب کفر ہر جا کھا رہا ہے
پیامِ امن ہر سو جا رہا ہے
ہر اک خوف و خطر زائل ہوا ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے

نہ جانا جس نے اِس کا مرتبہ کچھ
نہ حاصل ہو گا اُس کو مرتبہ کچھ
وہی پائے گا اب رُشد و ہدایت
سرِ تسلیم جس نے خَم کیا ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے

(مکرم تنویر احمد ناصر صاحب، قادیان)

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

مکرم ملک ظفر نذیر احمد صاحب

9/جنوری2024ء کو مکرم ملک ظفر نذیر احمد صاحب رچمنڈ ہل جماعت 74 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

12/جنوری2024ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کی گراں قدر خدمات کا تذکرہ فرمایا اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تین بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ شدید سردی کے باوجود کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ میجر جنرل (ر) نذیر احمد ملک صاحب کے صاحبزادے اور مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے داماد تھے۔ آپ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے اور بہت سے لوگوں کی مدد کی اور روزگار فراہم کیا۔ نیک، صالح، ملنسار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ہمدرد وخیرخواہ اور علم دوست تھے۔ پُرجوش داعی الی اللہ شروع سے ہی جلسہ مذاہب عالم کی تقریبات کے انتظام وانصرام میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ سیکرٹری امورخارجہ رچمنڈ ہل کے فرائض انجام دیئے۔ مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا علالت کے دوران بھی ان کے اردگرد کتب موجود ہوتیں اور وہ ان کا مطالعہ کرتے۔ طویل علالت کے باوجود بھی مطمئن اور پرسکون تھے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے راضی تھے۔ نہایت صبروتحمل سے یہ کڑا وقت گزارا اور کبھی شکوہ نہیں کیا۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص، صدق وصفا کا خاص تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ صاحبزادی امۃ الباقی عائشہ صاحبہ، ایک بیٹا مکرم عمر احمد صاحب رچمنڈ ہل، دو بیٹیاں محترمہ خدیجہ طاہر صاحبہ وان، محترمہ مریم خاں صاحبہ امریکہ، ایک بھائی مکرم طاہر نذیر احمد ملک صاحب اور ایک ہمشیرہ محترمہ سعیدہ ریاض صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے اعزاواقارب کو ان کی غیرمعمولی خدمت کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطافرمائے۔

مکرم اعزازی کیپٹن پیر خورشید احمد صاحب

10/جنوری 2024ء کو مکرم اعزازی کیپٹن پیر خورشید احمد صاحب بریمپٹن ایسٹ جماعت 89سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

12/جنوری 2024ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد ان کی گراں قدر خدمات کا مختصر ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم آصف احمد خاں صاحب مجاہد مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عبدالجبار صاحب لوکل امیر بریمپٹن ایسٹ نے دعا کرائی۔ شدید سردی کے باجود کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ مرحوم کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیرینہ صحابی حضرت حافظ روشن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھا۔ اور آپ حضرت پیر فیض احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے اور داماد تھے۔ خاندان کی شدید مخالفت کے باوجود آپ نے پندرہ برس کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعاگو بزرگ تھے۔ آپ اٹک پاکستان میں لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور سیکرٹری ضیافت خدمات بجالاتے رہے۔ آپ نے اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ آپ مالی قربانیوں میں پیش پیش رہے۔ آپ بہت خوش الحان تھے۔ اکثر درثمین کی نظمیں ترنم سے سنایا کرتے تھے۔ آپ کو افواج میں چھتیس سال خدمات بجالانے کی توفیق ملی اور یہاں پر Remembrance Day کے موقع پر ان کے ساتھ شرکت کرتے رہے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ، ایک بیٹا مکرم عاطف پیر صاحب بریمپٹن اور ایک بیٹی محترمہ سعدیہ ناصر صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم محمد داؤد اقبال صاحب

12/جنوری 2024ء کو مکرم محمد داؤد اقبال صاحب وان جماعت 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

16/جنوری 2024ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی خدمات کا مختصر ذکر کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ شدید سردی کے باوجود کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ مرحوم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت بابو غلام محمد ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ اعلیٰ سرکاری عہدوں

پر فائز رہے ۔ آپ کے ایک بھائی مکرم پروفیسر محمود اقبال صاحب واقف زندگی ، صدر شعبہ انگریزی وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ رہے ہیں ۔ دوسرے بھائی مکرم محمد مسعود اقبال صاحب صدر حلقہ لاہور کینٹ رہے ہیں۔ مرحوم نیک ، صالح ، صوم وصلوٰۃ کے پابند ، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے ۔آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم محمد انور سجاد صاحب پاکستان ، مکرم وقاص داؤد اقبال صاحب وان ، تین بیٹیاں محترمہ فرحت سعید صاحبہ زوجہ ملک سعید احمد صاحب جرمنی ، محترمہ رفعت رقیب ملک صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرقیب اعوان صاحب اور محترمہ عائشہ سہیل ملک صاحبہ زوجہ مکرم ملک سہیل احمد صاحب وان ، تین بھائی مکرم محمد محمود اقبال صاحب ، مکرم محمد مسعود اقبال صاحب وینکوور ، مکرم محمد مقصود اقبال صاحب پاکستان یادگار چھوڑے ہیں ۔مرحوم کے بعض اور اعزا و اقارب بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔

محترمہ امۃ الرشید شعیب صاحبہ

13/ جنوری 2024ء کو محترمہ امۃ الرشید صاحبہ زوجہ مکرم میاں محمد شعیب ضیا صاحب ڈرہم ایسٹ جماعت 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

15/ جنوری 2024ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب کے بعد ان کے خاندان کا مختصر ذکر کیا گیا اور مکرم قریشی عبدالماجد صاحب لوکل امیر مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز بارہ بجے تھورنٹن قبرستان آشواہ میں تدفین ہوئی اور مکرم عمر اکبر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔شدید سردی کے باوجود کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔مرحومہ ، مکرم فلائٹ لیفٹیننٹ (ر) بشیر احمد ملک کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت میاں محمد یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی پرائیویٹ سیکرٹری تھے ۔ اسی طرح انہیں جماعت احمدیہ لاہور کی امارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔مرحومہ نیک ، صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند ، تہجد گزار ، خلیق اور ملنسار تھیں ۔آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم محمد نبیل ضیا صاحب ڈرہم ایسٹ ، دو بیٹیاں محترمہ نادیہ خاں صاحبہ عمان اور محترمہ نورین خاں صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ امۃ القدیر صاحبہ

18/ جنوری 2024ء کو محترمہ امۃ القدیر صاحبہ زوجہ مکرم عنایت اللہ حصاری صاحب مرحوم بیری ساؤتھ جماعت 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

22/ جنوری 2024ء کو مسجد بیت الاسلام میں ایک بجے ایوان طاہر کے حصہ مستورات میں مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا ۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے مرحومہ کے پسماندگان سے تعزیت کی۔ نماز ظہر وعصر ادا کرنے کے بعد مکرم امتیاز احمد سرا صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے مرحومہ کے خاندان اور ان کی خدمات کا مختصر ذکر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم بلال احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ جماعت بیری نے دعا کرائی ۔ ژالہ باری کے باوجود کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔تجہیز وتکفین کے موقع پر ان کے صاحبزادے عزیز اللہ صاحب جرمنی اور صاحبزادی محترمہ امۃ الحمید صاحبہ آسٹریلیا سے بھی شامل ہوئیں۔مرحومہ ،حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باڈی گارڈ مکرم چوہدری علی محمد صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کو مسجد فضل لندن کے سنگِ بنیاد کے تاریخی موقع پر شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔مرحومہ کو مقامی سطح پر سیکرٹری صنعت ودستکاری کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی ۔ ان کے صاحبزادے مکرم شفیق اللہ صاحب ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا سے ربع صدی سے وابستہ ہیں اور مدیر معاون کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں ۔ اسی طرح سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی بیری ساؤتھ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔نہایت نیک ، صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند ، تہجد گزار ، خلیق ، ملنسار ، سلیقہ شعار ، گھر گرہستن اور دعا گو خاتون تھیں ۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی ۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں چار بیٹے مکرم سعید اللہ صاحب مسس ساگا، مکرم نعیم اللہ صاحب پاکستان ، مکرم عزیز اللہ صاحب جرمنی ، مکرم شفیق اللہ صاحب بیری ساؤتھ ، ایک بیٹی محترمہ امۃ الحمید صاحبہ آسٹریلیا ، ایک بھائی مکرم چوہدری لقمان احمد صاحب پاکستان اور مسجد بیت الاسلام کے نہایت مخلص اور خاموش رضا کار مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب دیور یادگار چھوڑے ہیں ۔مرحومہ کے بعض اور اعزا و اقارب بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔مرحومہ نے بڑی شفقت اور محبت سے اپنے بیٹے مکرم شفیق اللہ صاحب کو کینیڈا آتے ہی اپنے ساتھ رکھا ۔اس طرح انہیں ، ان کی اہلیہ محترمہ شبانہ شفیق اللہ صاحبہ سابقہ نیشنل سیکرٹری صنعت ودستکاری کینیڈا اور ان کی صاحبزادی محترمہ بشریٰ شفیق صاحبہ زوجہ سمیر احمد صاحب کو مرحومہ کی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے ۔ اور ان کے تمام پس ماندگان کو ان کی خوبیاں اور نیکیاں اپنانے کی توفیق بخشے ۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مکرم شفیق اللہ صاحب سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔ آمین!

محترمہ عزیزہ عبید اللہ صاحبہ

27/ جنوری 2024ء کو محترمہ عزیزہ عبیدہ اللہ صاحبہ زوجہ مکرم منیر الدین عبید اللہ صاحب بریمپٹن ایسٹ

جماعت 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

30/جنوری 2024ء کو مسجد بیت الاسلام میں شام چار بجے ایوان طاہر کے حصہ مستورات میں مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔کثیر تعداد میں احباب جماعت نے مرحومہ کے پسماندگان سے تعزیت کی۔مغرب وعشا کی نمازوں کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی گراں قدر خدمات،نیکیوں اور خوبیوں کا ذکر کیا اور پھران کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز31 جنوری کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ دونوں مواقع پر کثرت سے احباب جماعت نے شرکت کی۔مرحومہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے کینیڈا کے دوروں کے دوران ان کی ذاتی ضیافت ٹیم میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اسی طرح شعبہ ضیافت لجنہ اماء اللہ وینکوور، کیلگری، ایڈمنٹن اوروان میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی ابتدائی خواتین میں سے تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار اور دعا گو خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں شوہر مکرم میزالدین عبیداللہ صاحب بریمپٹن ایسٹ، دو بیٹے مکرم ظہیر عبیداللہ صاحب نیو مارکیٹ، مکرم خالد عبیداللہ صاحب وان، دو بیٹیاں محترمہ ناجیہ ہاکنز صاحبہ (Najjia Hawkins)، محترمہ فائزہ شیخ صاحبہ ملٹن ویسٹ، ایک بھائی مکرم ندیم احمد صاحب پاکستان، دو بہنیں محترمہ درعدن صاحبہ، محترمہ درانجم صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔کینیڈا میں مرحومہ کے بعض اور اعزاواقارب بھی مقیم ہیں۔

محترمہ امۃ النصیر خلیفہ صاحبہ

31/جنوری 2024ء کو محترمہ امۃ النصیر خلیفہ صاحبہ زوجہ مکرم چیف انجنیئر عبدالمنان خلیفہ صاحب مرحوم پیس ویلج جماعت 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

2/فروری 2024ء کو دوپہر بارہ بجے ایوان طاہر کے حصہ مستورات میں مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے مرحومہ کے پسماندگان سے تعزیت کی۔مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم امتیاز احمد سرا صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے ان کا مختصر ذکرِ خیر کیا اور پھران کی نماز جنازہ پڑھائی اور تین بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔شدید سردی کے باوجود دونوں مواقع پر کثرت سے دوردراز سے آئے ہوئے احباب جماعت نے شرکت کی۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت شیخ عطاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی ابتدائی خواتین میں سے تھیں۔ان کا شروع سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواتین مبارکہ سے بالعموم اور حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بالخصوص ذاتی تعلق تھا۔مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیرخواہ، خلیق، ملنسار اور قرآن کریم سے محبت کرنے والی دعا گو خاتون تھیں۔آپ کا خلافت کے ساتھ اخلاص ومحبت کا خصوصی تعلق تھا۔

پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم عبدالحلیم خلیفہ صاحب سینٹ کیتھرائن، مکرم عبدالقدوس خلیفہ صاحب، مکرم میجر(ر) عبدالحفیظ خلیفہ صاحب پیس ویلج، مکرم عبدالباسط خلیفہ صاحب، مکرم عبدالسمیع خلیفہ صاحب رچمنڈ ہل، دو بیٹیاں محترمہ امۃ الباسط درد صاحبہ زوجہ مکرم حبیب الرحمٰن درد صاحب وان اور محترمہ امۃ الجمیل ناصر صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔ ماشاء اللہ ان کا خاندان بہت بڑا ہے۔ان کے بعض اور اعزاواقارب بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔

محترمہ منور سلطانہ صاحبہ

09/فروری 2024ء کو محترمہ منور سلطانہ صاحبہ زوجہ مکرم محمد اسلم بسرا صاحب بیری نارتھ جماعت 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

12/فروری 2024ء کو سوا چار بجے ایوان طاہر کے حصہ مستورات میں مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔کثیر تعداد میں احباب جماعت نے مرحومہ کے پسماندگان سے تعزیت کی۔مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکرِ خیر کیا اور پھران کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 13/فروری کو ایک بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیرخواہ، خلیق، ملنسار، مہمان نواز دعا گو خاتون تھیں۔انہوں نے اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ آپ کے شوہر مکرم محمد اسلم بسرا صاحب کو چودہ سال بڑے اخلاص کے ساتھ شعبہ امور عامہ کینیڈا میں رضا کارانہ طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔مرحومہ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے مکرم ندیم احمد بسرا صاحب، مکرم نعیم احمد بسرا صاحب بیری نارتھ اور دو بیٹیاں محترمہ حمیرا اسلم بسرا صاحبہ پیس ویلج اور محترمہ عابدہ اسلم بسرا صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالمومن خلیفہ صاحب

10/فروری 2024ء کو مکرم ڈاکٹر عبدالمومن خلیفہ صاحب وان جماعت 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

12/فروری 2024ء کو سوا چار بجے شام ایوان طاہر میں مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے مرحوم کے پسماندگان سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی گراں قدر طویل خدمات کا مختصر مگر جامع ذکرِ خیر فرمایا اور پھر ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 13/فروری کو گیارہ بجے میپل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ شدید سردی کے باوجود بڑی تعداد میں جماعت کے دوستوں نے شرکت کی۔ امریکہ، نواسکوشیا اور دور دراز شہروں سے دوست احباب آئے اور تجہیز وتکفین میں شریک ہوئے۔ مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیرخواہ، خلیق، ملنسار، مہمان نواز دعا گو بزرگ تھے۔ نوجوان ڈاکٹروں کو سیٹ کرنے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ تبلیغ کا جنون تھا۔ تبلیغی پروگراموں کے لئے طویل سفر کئے۔ سماوی آفات اور سیلاب زدگان کی مدد کے لئے طبی کیمپ لگائے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے 313 صحابہ میں سے مشہور صحابی حضرت نورالدین جمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے قبر مسیح سری نگر کشمیر کے تاریخی شواہد کو اکٹھا کیا، کے پوتے اور حضرت عبدالرحیم خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ 1960ء میں کینیڈا تشریف لائے۔ مانٹریال کے بانی مبانی صدر تھے۔ مرحوم کا خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ Angelika Weller صاحبہ اٹلی اور ان کی سابقہ اہلیہ محترمہ فہمیدہ خلیفہ صاحبہ کے بطن سے پیدا ہونے والی تین بیٹیاں محترمہ فریحہ محمد صاحبہ امریکہ، محترمہ فریدہ خلیفہ صاحبہ، محترمہ فرح خلیفہ صاحبہ مسس ساگا، ایک نواسہ مکرم نور محمد صاحب امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی علالت کے دوران ان کے اعزا واقارب نے بڑے اخلاص سے ان کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب خدمت گزاروں کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔ ماشاء اللہ مکرم ڈاکٹر صاحب کا خاندان بہت بڑا ہے۔ یاد رہے کہ مرحوم مکرم بیرسٹر عبدالعزیز خلیفہ صاحب بانی مبانی رکن جماعت احمدیہ کینیڈا کے بڑے بھائی تھے جو تادم حیات جماعت احمدیہ کینیڈا کی بڑے اخلاص، محبت اور تندہی سے بھرپور خدمت کرتے رہے۔

نوٹ: مکرم ڈاکٹر عبدالمومن خلیفہ صاحب کی گراں قدر طویل خدمات کا تذکرہ آئندہ کسی اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔

محترمہ مبارکہ بیگم اعوان صاحبہ

14/فروری 2024ء کو محترمہ مبارکہ بیگم اعوان صاحبہ زوجہ مکرم عبدالسلام اعوان صاحب مرحوم بریمپٹن ویسٹ جماعت 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

16/فروری 2024ء کو نماز جمعہ سے قبل احمدیہ فیونرل ہوم میں مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ مسجد بیت الحمد میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مرحومہ کے صاحبزادے مکرم عبدالقدوس اعوان صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، تقویٰ شعار اور متوکل خاتون تھیں۔ شوہر کی وفات کے بعد تمام بچوں کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھا اور بڑی محنت سے ان کی پرورش کی۔ مرحومہ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں چار بیٹے مکرم عبدالقدوس اعوان صاحب سینٹ کیتھرین، مکرم اعجاز احمد اعوان صاحب، مکرم عبدالرحیم اعوان صاحب، مکرم خرم اعوان صاحب بریمپٹن ویسٹ، چار بیٹیاں محترمہ فرزانہ ساہی صاحبہ مسس ساگا، محترمہ رخسانہ ساہی صاحبہ لندن نارتھ، محترمہ ریحانہ احمد صاحبہ، محترمہ شبانہ متین صاحبہ بریمپٹن ویسٹ، دو بہنیں محترمہ سعیدہ اللہ صاحبہ، محترمہ خالدہ احمد صاحبہ مسس ساگا اور دو بھائی مکرم محمود احمد صاحب ملٹن ویسٹ اور مکرم رؤف احمد صاحب بریمپٹن ایسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ انیلہ عقیل صاحبہ

20/فروری 2024ء کو محترمہ انیلہ عقیل صاحبہ زوجہ مکرم جاوید نذیر مانگٹ صاحب وان جماعت 45 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

21/فروری 2024ء کو نماز عشاء کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 22/فروری کو بارہ بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ مکرم محمد عقیل ہنجرا صاحب کی صاحبزادی، مکرم چوہدری نذیر احمد مانگٹ صاحب کی بہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت لنگر خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑپوتی تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، ملنسار، قرآن کریم سے محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ پچاس سے زائد بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ پریم کورٹ میں سیکرٹری ناصرات رہیں۔ دارالعلوم ربوہ میں بھی لجنہ کے مختلف عہدوں پر فائز رہیں اور خدمات بجالاتی رہیں۔ مرحومہ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں شوہر کے علاوہ والدہ محترمہ مسرت بیگم صاحبہ کیلگری، پانچ بھائی مکرم شاہزادہ بہرام صاحب، مکرم شہزادہ عمران صاحب، مکرم عثمان احمد صاحب پاکستان، مکرم احمد جہانزیب صاحب یوکے، مکرم محمد جہانداد صاحب کیلگری اور ایک ہمشیرہ محترمہ عقیلہ عقیل صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ آصفہ چوہدری صاحبہ

22/فروری 2024ء کو محترمہ آصفہ چوہدری صاحبہ زوجہ مکرم کمانڈر(ر) محمد اسلم چوہدری صاحب مرحوم ایڈیشنل سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس وان جماعت 89سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

23/فروری 2024ء کو ایوان طاہر میں بارہ بجے مستورات کے حصہ میں مرحومہ کے چہرہ کو دکھانے کا انتظام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد اور دور دراز شہروں اور امریکہ سے آئے ہوئے دوستوں نے مرحومہ کے پس ماندگان اور اعزا و اقارب سے تعزیت کی۔نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی گراں قدر خدمات کا مختصر مگر جامع ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 24/ فروری کو بارہ بجے میپل قبرستان میں اپنے جیون ساتھی مکرم کمانڈر(ر) چوہدری محمد اسلم صاحب کے پہلو میں دفن ہوئیں اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ہر دو مواقع پر شدید سردی کے باوجود احباب وخواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔گزشتہ تیس سال سے لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی فعال رکن تھیں۔آپ جہلم کے حضرت راجہ علی محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دختر نیک اختر تھیں۔آپ کے والد محترم برٹش انڈیا میں بورڈ آف ریونیو کے ایک اعلیٰ افسر تھے۔انہیں ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد ناظر بیت المال اور امیر جماعت احمدیہ گجرات خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، دل کی حلیم، ہمدرد وخیرخواہ، غریب پرور، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی، دعاگو بزرگ خاتون تھیں۔آپ علمی گھرانہ کی چشم وچراغ تھیں۔شعروسخن کی دلدادہ تھیں۔احمدیہ گزٹ کینیڈا میں ان کے مضامین شائع ہوتے رہے۔کراچی ڈیفنس سوسائٹی میں صدر لجنہ رہیں۔یہاں احمدیہ ابوڈآف پیس میں بھی صدر لجنہ کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے بچوں کو علم کے زیور سے آراستہ پیراستہ کیا اور بہت اعلیٰ تربیت کی۔سب ہی جماعت کی خدمت بجالا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بچے اور ان کی فیملی بہت سعادت مند اور خدمت گزار ہیں۔انہوں نے علالت کے دوران ان کی غیرمعمولی خدمت کی۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطافرمائے۔محترمہ آصفہ اسلم چوہدری صاحبہ کا نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص ومحبت اور صدق ووفا کا گہرا تعلق تھا۔مکرم راجہ غالب احمد صاحب جو دنیائے علم وادب میں جانے پہچانے جاتے تھے، ان کی ہمشیرہ تھیں۔مکرم راجہ صاحب جماعت احمدیہ لاہور کے جنرل سیکرٹری اور میڈیا کے ترجمان تھے۔مکرم سیشن جج (ر) شیخ منیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور وشہید دارالذکر لاہور، مرحومہ کے بہنوئی اور مکرم بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب مرحوم کی سمدھن تھیں۔

پسماندگان میں تین بیٹے مکرم مصاف داؤد صاحب برلنگٹن، مکرم ودود چوہدری صاحب امریکہ، مکرم موعود چوہدری صاحب وان، ایک بھائی مکرم راجہ باسط احمد صاحب پاکستان، دو بہنیں محترمہ آنسہ منیر شیخ صاحبہ اہلیہ مکرم سیشن جج (ر) شیخ منیر احمد صاحب شہید و امیر جماعت احمدیہ لاہور، محترمہ منصورہ پروین صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔مرحومہ کے اور اعزا و اقارب بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔

مکرم محمود احمد طاہر صاحب

22/فروری 2024ء کو مکرم محمود احمد طاہر صاحب ونڈسر جماعت 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

26/فروری 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔مسجد بیت الحمد میں نماز ظہر کے بعد ان کا مختصر ذکر خیر کیا گیا اور اس کے بعد مکرم عمر اکبر صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی اور پس ماندگان سے تعزیت کی۔اس کے بعد تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم شفقت محمود صاحب سیکرٹری امورعامہ جماعت احمدیہ کینیڈا صاحب نے دعا کرائی۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیرخواہ، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، اکثراوقات تسبیح وتحمید اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔قرآن کریم سے بے حد محبت تھی، غوروفکر سے مطالعہ کرتے۔اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ بڑے اخلاص اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں تین بیٹے مکرم ممتاز احمد عمر صاحب ونڈسر، مکرم بلال احمد اعجاز صاحب سویڈن، مکرم عثمان محمود صاحب آسٹریلیا، دو بیٹیاں محترمہ سدرہ عنبر صاحبہ پاکستان، محترمہ ہاجرہ کومل صاحبہ جرمنی اور ایک بھانجے مکرم شاہد منصور صاحب نیشنل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا یادگار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ممتاز احمد عمر صاحب اور ان کی فیملی کو مرحوم کی علالت کے دوران غیرمعمولی خدمت کی توفیق ملی۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطافرمائے۔آمین!

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔آمین۔